

گوری کا گاؤں

تحریر: پشمینہ

گھر میں ہر طرف گہما گہمی تھی۔ آج اس کا نکاح تھا۔ بظاہر تو وہ خوش رہنے کی اداکاری بھرپور طریقے سے کر رہی تھی اپنی ساری کزنز کو اور اپنی چچیوں کو جلانے کے لیے۔ لیکن اندر ہی اندر خود جل بھی رہی تھی اور کڑھ بھی رہی تھی۔

محترمہ نے لمبی پلاننگ کی ہوئی تھی تائی جان کے اکلوتے بیٹے کو پھنسا کر اس سے شادی کرنے کی۔ اس نے سوچا تھا کہ اپنی خوبصورتی کے بل بوتے پر وہ حیدر کو اپنے جال میں پھنسالی گی۔ لیکن اسکی چال الٹی پڑ گئی۔ _____ سمیہ نے اقراء کے کان میں سرگوشی کی۔ منال ان دونوں کو دیکھ رہی تھی اور سمجھ رہی تھی کہ وہ یقیناً اسی کے بارے میں باتیں کر رہی ہیں اور اس کا مذاق اڑا رہی ہیں۔

اور خوش رہنے کی اداکاری تو ایسے کر رہی ہے جیسے ہمیں اس کے اندر کا حال پتہ ہی نہیں ہے۔ اس کو کہتے ہیں رسی جل گئی لیکن بل نہیں گیا۔ _____ صدف نے بھی سرگوشی میں حصہ لیا۔

کہاں وہ امریکن ریٹرن حیدر اور کہا یہ گاؤں کا لڑکا معاذ۔ _____ اقراء نے کہہ کر اپنی ہنسی دبائی۔

منال دلہن بنے بیٹھی تھی۔ اور وہ گھونگھٹ کی اوٹ سے ان سب کا تماشا ملاحظہ فرما رہی تھی۔ نکاح خواں آنے ہی والا تھا۔

وہ بن ماں باپ کی بچی تھی۔ اس کے تین چچا تھے۔ ان سب نے اسے پالا پڑھایا لکھایا۔ لیکن اندر ہی اندر اس سے حسد بھی کرتے تھے۔ وہ خود بھی کوئی ابلاناری نہیں تھی۔ وہ بھی بہت تیز تھی۔ بڑی تائی کا بیٹا ہے جب امریکہ سے اپنی تعلیم مکمل کر کے آیا۔ تو تمام لڑکیوں کی نظر اس پر تھی۔ ساری کزن چاہتی تھی کہ حیدر انہیں پسند کر لے۔ لیکن مسئلہ یہ تھا کہ منال سب کزنز میں سے سب سے زیادہ حسین تھی۔ اسی لئے ساری کزنز کو یہی پریشانی تھی کہ حیدر آتے ہیں منال پر فدا ہو جائے گا۔

منال کو بھی یقین تھا اور وہ ہر طرح سے پراعتمادی کے حیدر اسے پسند کر لے گا۔ اسے اپنی خوبصورتی پر ناز بھی تھا۔ اور اسی خوبصورتی کی وجہ سے اس کی سب کمزوریاں اس کی چچیاں اس سے جلتی تھیں۔ لیکن ظاہر ایسا کرتی تھی کہ ان سب کو منال سے بے حد محبت ہے۔ منال بھی ان کے دل کا حال جانتی تھی۔

ایک دن منال اپنی سہیلی نور سے باتیں کر رہی تھی اور اسے بتا رہی تھی کہ وہ حیدر کو اپنی محبت کے جال میں پھنسا لے گی اور اسے شادی کرے گی۔ اور اس گھر کی مالکن بن کر سب کا خون جلا لے گی۔ تو شفاء نے اس کی ساری باتیں سن لیں اور اس کو دفاع کرنے کے لیے اُسکی چچیوں نے گاؤں میں رہنے والے دور کے ایک رشتے دار لڑکے کو بولا کہ اس سے نکاح پڑھوانے کی تیاری کی۔

جس لڑکے کو وہ گاؤں کا سادہ لوح انسان سمجھ کر منال کا نکاح کروا رہے تھے اصل میں وہ اتنا بھی سادہ نہیں تھا۔ وہ ان سب سے زیادہ جی دار تھا۔

منال جان گئی تھی کہ گھر والوں نے حیدر کے معاملے میں اس کی پلاننگ کو جانتے ہوئے یہ رشتہ کروانے کا فیصلہ کیا ہے اس لیے وہ چپ چاپ راضی ہو گئی مرنے کی نہ کرتا۔

کیوں کہ بسمہ اس کی ساری باتیں سن لی تھیں اس وجہ سے اسے سب گھر والوں کے سامنے شرمندگی کا سامنا بھی کرنا پڑ رہا تھا اور عافیت اسی میں جانی کے چپ چاپ اس نکاح کے لئے ہاں کر دے۔

اس کو بتایا تو یہ گیا تھا کہ ایک سال بعد اس کی رخصتی ہوگی --- دھوم دھام سے --- لیکن چونکہ دولہا بڑا جی دار تھا۔ نکاح کے فوراً بعد اس کی فرمائش آگئی کہ وہ ابھی اسی وقت دلہن کو رخصت کر کے اپنے گاؤں لے جانا چاہتا ہے۔

اگر دولہا یہ فرمائش نکاح سے پہلے کر دیتا تو یقیناً یہ نکاح ہی نہ ہوتا۔ دولہے کی اس فرمائش پر لڑکیوں میں ہنگامہ برپا ہو گیا۔ گھر کے بزرگ سوچ میں پڑ گئے بالآخر یہ فیصلہ ہوا کہ دلہن نے دولہے کے ساتھ آج ہی رخصت کر دیتے ہیں۔

"امی آپ نے اچھا نہیں کیا۔۔۔ وہ سب سے خوبصورت ہے۔۔۔ آپ نے اتنی اچھی لڑکی سے مجھے محروم کر دیا۔" حیدر نے منال کو دلہن کے روپ میں دیکھا تو ماں سے شکوہ کیا۔ اسے رہ رہ کے غصہ آ رہا تھا۔۔۔ اس نے چھ سال پہلے منال کو دیکھا تھا اور بچپن سے دیکھتا آ رہا تھا جب منال چودہ سال کی تھی۔ اب وہ بیس اکیس سال کی کوئی پری

لگ رہی تھی۔۔۔ حیدر اسے دیکھتا۔۔۔ پھر باقی کزنز کو۔۔۔ اس کا دل برا ہونے لگ جاتا۔

"امی خاندان میں ایک یہی لڑکی میرے لائق تھی۔ اب میں شادی کروں گا تو خاندان سے باہر کروں گا میں کہے دیتا ہوں آج ہی آپ سے۔" حیدر نے اپنا حتمی فیصلہ اپنی ماں انیسہ بیگم کو سنایا۔

اچانک رخصتی کی بات سن کر منال کے سر پر تو جیسے آسمان گرا تھا لیکن اس نے بمشکل خود کو سنبھالا۔

اصل میں میں ہوں ہی اتنی پیاری کہ میرے شوہر سے سال کا انتظار نہیں ہو پا رہا شاید وہ جلدی مجھے اپنے گھر کی زینت بنانا چاہتے ہیں۔ منال نے غرور سے کہا۔ اور دل میں اپنے تازہ ترین شوہر کو حسین القابات سے نوازا۔

تم تو پیاری ہو اب تمہارا دولہا اندر آئے تو ہم دیکھیں کہ تمہارا دورہ کیسا ہے؟۔۔۔ اقرء نے مذاق اڑانے والے انداز میں کہا۔

لیکن جیسے ہی معاذ اندر آیا سب لڑکیوں کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا۔۔۔ حیدر کیا تھا اس کے آگے۔۔۔ ٹام کروڑ جیسا معاذ آج دولہا بن کر واقعی ہیرو لگ رہا تھا۔

یہ تو کچھ زیادہ ہی ہینڈسم ہے۔۔۔ اقراء نے شفاء کے کان میں کہا۔

ساری لڑکیاں تیار تھیں۔۔۔ ایسے جیسے نکاح کا فنکشن نہ ہو کوئی ولیمے کا فنکشن ہو۔

"اچھا ہے لے جائے آج ہی اس آفت کی پڑیا کو۔" صائمہ چاچی نے کہا۔

خیر جیسے تیسے اسی رات منال کو معاذ کے ساتھ رخصت کر دیا گیا اب شہر سے گاؤں کا رستہ تین گھنٹے کا تھا۔

تین گھنٹے بھاری بھر کم کپڑوں اور جھکے ہوئے سر کے ساتھ بیٹھ کر منال تو ہلکان ہو گئی تھی اور ایک نظر اٹھا کر اس نے پاس بیٹھے معاذ کو بھی چور نظروں سے دیکھ لیا تھا اور دل میں اطمینان ہوا کہ شکل تو اچھی ہے جاہل گوار بھی نہیں لگ رہا ہے۔ لیکن روب دار ضرور لگ رہا تھا۔

تین گھنٹے کی مسافت طے کر کے بالآخر گاؤں آہی گیا منال کا جوڑ جوڑ درد کر رہا تھا سفر کی تھکاوٹ کی وجہ سے۔ اسے رہ رہ کر معاذ پر غصہ بھی آ رہا تھا۔

منال نے سوچا تھا کہ ایک سال بعد رخصتی ہے اس عرصے میں اس کا شوہر شہر میں گھر لے گا اور اسے گاؤں نہیں جانا پڑے گا لیکن اب وہ سخت غصے میں تھی لیکن

اظہار نہیں کر پا رہی تھی اور جس طرح سے گھر والوں نے اسے راتوں رات رخصت کیا تھا۔۔۔ اس نے قسم کھالی تھی کہ واپس اس گھر میں نہیں جائے گی اور سب گھر والوں کو یہی دکھائے گی کہ وہ گاؤں میں بہت زیادہ خوش ہے۔

رات کے نو بج رہے تھے۔ معاذ تو گاڑی سے اتر کر ہی کہیں غائب ہو گیا تھا۔ ایک عورت اس کے ساتھ تھی گاؤں کی جو کہ نکاح میں بھی شریک تھیں۔ وہ معاذ کی خالہ حلیمہ خاتون تھیں۔

حلیمہ خاتون منال کو اس کے کمرے میں لے کر گئیں۔

بیٹا تم تھکی ہوئی ہوں اب آرام کرو معاذ آتا ہی ہو گا۔ میں بھی تھک گئی ہوں۔ اپنے گھر جا رہی ہوں مجھے بہت نیند آرہی ہے میرا گھر یہاں پڑوس میں ہی ہے۔ کسی چیز کی ضرورت ہو تو آواز دے دینا۔ ویسے گاؤں والے سب سویرے ہی سو جاتے ہیں۔ _____ حلیمہ خاتون نے کہا اور وہاں سے چلی گئیں۔

کچھ دیر تو وہیں بیٹھی رہی پھر خیال آیا تو کمرے سے باہر نکل آئیں اور گھر کا جائزہ لینے لگی۔ اس نے سوچا تھا کہ گاؤں کا کوئی بوسیدہ گھر ہوگا لیکن یہ اچھا خاصہ شہر نما گھر تھا جھوٹا تھا لیکن خوبصورت تھا۔

بجلی نہیں تھی لیکن سولر لائٹ کی وجہ سے پورا گھر روشن تھا۔ منال نے نوٹ کیا کہ گھر میں سولر سسٹم اچھے طریقے سے لگا ہوا ہے سولر کے پلیٹ بھی نظر آرہی تھے۔۔۔ یو پی ایس بھی اور بیٹری بھی۔ منال کو تھوڑی تسلی ہوئی۔ وہ اپنے خیالوں میں گم تھی کہ پیچھے سے کسی کی گمبھیر آواز سنائی دی۔

دلہن ایک جگہ پر بیٹھی ہوئی اور شرماتی ہوئی اچھی لگتی ہے۔ تم عجیب دلہن وہ جو پہلی رات ہی سیر سپاٹوں میں نکل آئیں۔ _____ معاذ کی آواز پر وہ جیسے اچھل پڑی۔

نہیں۔۔۔ میں۔۔۔ تو۔۔۔ وہ گھر دیکھ رہی تھی۔ _____ منال ہڑبڑا گئی۔

یہ کام صبح کیا جا سکتا ہے۔ گھر کہیں بھاگا نہیں جا رہا۔ گاؤں والوں نے دیکھ لیا تو میرا مذاق بنائیں گے۔ _____ وہ کافی سخت لہجے میں بولا۔

منال فٹ سے اندر آگئی اور بیڈ پر بیٹھ گئی۔ اسے بہت برا لگا معاذ کا یوں بات کرنا۔ تھوڑی دیر بعد معاذ اندر آیا۔ منال کا دل اب کسی بھی لگام گھوڑے کی طرح دوڑنے

لگا۔ اسے لگا معاذ اس کے پاس آئے گا منہ دکھائی دیگا۔۔۔ اس کے حسن کی تعریف کریگا۔۔۔ میٹھی میٹھی باتیں کرے گا لیکن ایسا کچھ نہیں ہوا۔ وہ سیدھا آکر بیڈ کے دوسرے کنارے ڈھے گیا۔ پھر سر اٹھا کر منال کو دیکھا۔

یہ چارپائی دیکھ رہی ہوں نا۔۔۔ میں نے تمہارے سونے کے لئے ہی رکھی ہے۔۔۔ تم اس چارپائی پر سو جاؤ۔۔۔ مجھے اپنے بیڈ میں کسی کی مداخلت برداشت نہیں ہوتی۔۔۔ میری نیند خراب ہوتی ہے جاؤ شاباش سو جاؤ۔۔۔ معاذ نے اپنے روب دار لہجے میں کہا تو منال حیران ہو گئی۔۔۔ (آخر کیا مسئلہ ہے اس انسان کے ساتھ؟ کیا اسی لیے راتوں رات رخصت کر کے لیا تھا مجھے) منال کو اپنی سخت تذلیل محسوس ہوئی۔

اسے لگا تھا کہ معاذ اس کے حسن پر فدا ہو جائے گا۔ اس کی تعریفیں کریگا۔ منہ دکھائی میں سونے کی کوئی چین انگوٹھی دیگا لیکن اس کا رویہ دیکھ کر وہ پریشان ہو گئی۔

(کھڑوس انسان۔۔۔ سمجھتا کیا ہے خود کو؟ تھوڑی سی شکل کیا اچھی مل گئی۔۔۔ خود کو واقعی ہیرو سمجھنے لگ گیا ہے۔ احسان ماننا چاہیے اسے میرا کہ مجھ جیسے پڑھائی لکھی حسین لڑکی نے اس سے شادی کے لیے حامی بھری ہے۔) منال دل ہی دل میں تپ رہی تھی۔

وہ چارپائی کی طرف گئی اور وہاں پر لیٹ گئی معاذ نے اٹھ کر بتی بجادی۔ وہ اب اندھیرے میں ہی اپنا زیور اُتار رہی تھی اور چارپائی کے کونے میں رکھ دیا۔ نہ میک اپ صاف کیا اور نہ لباس تبدیل کیا۔۔۔ نجانے کب اس کی آنکھ لگ گئی۔

صبح اسے کسی کی گرم گرم لمس کا احساس ہوا اس نے غنودگی میں پوچھا کہ کون ہے؟ میں ہوں تمہارا شوہر۔۔۔ اٹھو اور مجھے چائے بنا کر دو پورا گاؤں جاگ گیا ہے تم ابھی تک سو رہی ہو۔ _____ معاذ نے کہا تو وہ آنکھیں ملتے ہوئے اٹھی۔ معاذ اس کی شکل دیکھ کر ہنسنے لگا۔

ہنس کیوں رہے ہیں؟ _____ اس نے معصومیت سے پوچھا۔
تمہاری شکل دیکھ کر ہنس رہا ہوں کارٹون لگ رہی ہوں بالکل۔۔۔ معاذ نے کہا اور باہر نکل گیا۔

وہ اٹھی اور آئیے کے سامنے آئے دیکھا تو میک اپ کا حشر نشر ہو چکا ہے۔ کاجل اور آئی لائنر پھیل گئے ہیں۔ لپ اسٹک گالوں تک پھیلی ہوئی تھی۔ وہ واقعی کارٹون لگ رہی تھی۔

اسے کمرے کے اندر ایک دروازہ نظر آیا۔ اسے اندازہ نہیں تھا کہ گاؤں میں واش روم بھی کمرے سے اُچھ ہوگا۔ اس نے دروازہ کھولا تو اچھا سا واش روم تھا بالکل شہر کے جیسا۔ اس نے شکر کیا۔ بیگ سے ایک ہلکا سا سوٹ نکلا اور واش روم میں گھس گئی۔ فریش ہو کر باہر آئی تو دیکھا کہ ایک چھپرا سا بنا ہوا ہے جہاں پر معاذ آگ جلائے بیٹھا تھا۔ اور چائے تیار تھی۔ دیگر ملا کو غصہ آیا اگر چائے پہلے سے بنی ہوئی تھی تو کیا ضرورت تھی مجھے جگانے کی۔

آج تو میں نے چائے بنالی ہے تمہارا پہلا دن ہے اس لیے لیکن کل سے صبح سویرے اٹھ کر چائے تم ہی بناؤں گی۔ مجھے سویرے ہیں کھیتوں کی طرف نکلنا ہوتا ہے۔ اگر کسانوں پر نظر نہ رکھوں تو سب گرہڑ کر دیتے ہیں۔ _____ معاذ نے کہا

منال وہاں بیٹھ گئی۔ اس نے پیالی اٹھی اور چائے کیتلی سے بھرنے لگی۔ معاذ اب غور سے اس حسینہ کو دیکھ رہا تھا۔ ایک پل کو معاذ کی نظریں اس پر ٹھہر گئیں تو نظر ہٹانا ہی بھول گیا۔ پھر اپنے جذبات پر قابو رکھ کر خود سے بولا۔۔۔۔۔

نہیں معاذ نہیں۔۔۔ اس کے حسن کے آگے کمزور نہیں پڑتا ہے۔۔۔ یاد ہے نا اس کی ماں نے تمہاری ماں کا حق مار کے اسکے باپ سے شادی کی تھی۔۔

چائے پینے کے بعد معاذ کھیتوں کی طرف روانہ ہو گیا تو منال نے سارے گھر کا جائزہ آرام سے لینا شروع کیا۔

یہ ایک چھوٹا مگر نئے طرز کا بنا ہوا گھر تھا۔ اس میں دو کمرے تھے لاؤنج تھا مگر ایک طرف سے کھلا ہوا تھا۔ لاؤنج کے سامنے بلاک تھا جس کا فرش سیمنٹ سے بنا ہوا تھا۔ پھر آگے میدان تھا جس کے کناروں میں دیوار کے ساتھ قسم قسم کے پھول اور پودے لگے ہوئے تھے جو کہ اس گھر کی خوبصورتی میں اضافہ کر رہے تھے۔ سردی کی وجہ سے چھپرہ سا بنا ہوا تھا جہاں پر بیٹھ کر آگ جلائی جاتی تھی۔۔۔ آج بھی ہلکی سی سردی تھی۔ موسم سرما الوداعی کو تیار تھا۔ لیکن پھر بھی اسے سردی محسوس ہو رہی تھی۔ وہ دوبارہ سے آکر چھپرے میں بیٹھ گئی اور ہاتھ سینکنے لگی۔

اچانک اسے موبائل کا خیال آیا۔ وہ کمرے میں گئی اور موبائل اٹھا کر باہر آگئی اور واٹس ایپ دیکھنے لگی جہاں اُسکی کزنز کے بہت سارے پیغامات پڑے ہوئے تھے۔

ان کو تو جلاؤں ذرا۔۔۔ وہ کہہ کر اٹھی اور لباس تبدیل کیا میک اپ کیا بال بنائے اور تیار ہوئی۔ پھر پھولوں کے پاس آکر بہت سری سیلفیاں لینے لگی۔

Enjoying in village

کا اسٹیٹ لگا کر فوٹو اپلوڈ کی

جل جائیگی میرا گھر دیکھ کر۔۔۔۔ انکو لگا گاؤں کا کوئی بوسیدہ سا گھر ہوگا۔ پھر اس نے سولر پلیٹ یو پی ایس وغیرہ کی تصاویر لیں اور انہیں بھی اسٹیٹس میں لگایا تکے کزنز کو پتہ چلے کہ اس کے گھر میں ہر سہولت ہے۔

اتنے میں گاؤں میں معاذ کے نکاح اور رخصتی کی خبر جنگل کے آگ کی طرح پھیل گئی۔ تمام عورتیں لڑکیاں سب باری باری اسے دیکھنے آنے لگیں۔ معاذ کی خالہ حلیمہ خاتون بھی آگئیں۔

بیٹا میں تمہارے اور معاذ کے لیے ناشتہ لائی ہوں۔ _____ حلیمہ خاتون نے کہا اور ناشتہ اس کے سامنے رکھا۔

یہ دلہن تو شرماتی ہی نہیں ہے۔ _____ گاؤں کی عورتیں سرگوشیاں کرنے لگیں۔
لیکن ہے بہت پیاری۔ _____ ایک نے کہا۔

سب اسے ایسے دیکھ رہیں تھیں جیسے وہ جنگل میں آیا ہوا کوئی نیا جانور ہو۔ منال تھوڑی ہی دیر میں اس رش سے تنگ ہوئی۔

پھر ایک عورت آئی اس نے اپنا نام نوری بتایا اور کہا کہ وہ معاذ کے ملازم ہیں۔

میں کھانا بناتی ہوں یہاں معاذ صاحب کے لیے اور میرا شوہر بھی یہاں ہی ہوتا ہے سارا دن وہ معاذ صاحب کے باقی سارے کام کرتا ہے۔ ہم دونوں میاں بیوی تقریباً سارا دن ہی یہاں کام کرتے ہیں۔ صبح کی چائے ہم معاذ صاحب کے جاگنے سے پہلے ہی بنا دیتے ہیں۔ آج بھی مینے چائے بنائی۔ پھر میں گھر چلی گئی۔ اب دوپہر کہ کھانا بنانے آئی ہوں۔ _____ نوری نے کہا تو منال خوش ہو گئی۔۔۔

واہ مطلب مجھے کوئی کام کرنا نہیں پڑے گا۔ _____ منال نے کہا۔

نوری کھانا بنانے لگی۔ سب عورتیں بھی چلی گئیں اپنے گھر۔ سب کو کام تھے اپنے گھر میں۔

کیا بناؤ گی؟ _____ منال نے روب سے پوچھا۔۔۔ وہ خود کو مالکن تصور کرنے لگی۔ ایک دم سے اُسکے اندر اکڑ آگئی۔۔۔ لیکن معاذ کے آنے کے بعد ساری اکڑ ختم ہوگئی اس کی۔ نوری آج کی سے تمھاری چھٹی ہے۔۔۔ میرا سارا کام آج سے میری بیوی کرے گی کھانا بھی یہی بنائے گی میرے کپڑے بھی یہی دھوئے گی اور گھر کی صفائی بھی یہی کرے گی۔ _____ معاذ نے کہا تو منال کی ہوائیاں اڑ گئیں۔

لیکن میں اتنے سارے کام کے لئے کیسے کروں گی؟ _____ منال پریشان ہوگئی۔ گاؤں کی ساری لڑکیاں اتنے سارے کام اکیلے ہی کرتی ہیں معاذ نے کہا۔ لیکن میں گاؤں کی لڑکی نہیں ہوں میں شہر کی لڑکی ہوں۔ _____ منال نے سر کو خم دے کرے ایک ادا سے کہا۔

آج سے تم گاؤں کی لڑکی ہو اور شہر کا بھوت اپنے سر سے نکال دو کیونکہ اب تمہیں
ساری زندگی گاؤں میں ہی رہنا ہے اس لیے بہتر ہے کہ تم شہر کے بارے میں سوچنا
چھوڑ دو۔ _____ معاذ نے کہا تو منال کا رنگ زرد پڑ گیا۔

معاذ نے کھانا کھایا اور پھر باہر جانے لگا۔

میری مرغی اور ان کے چوزوں کا خیال رکھنا انہیں دانہ بھی دینا اور بلی سے بھی بچانا
کہیں ایسا نہ ہو کہ کوئی بلی اُنہیں کھا جائے اور تم اپنے خیالوں میں گم سم بیٹھی
رہو۔ پورے بارہ چوزے ہیں میں نے گن کر رکھے ہیں ان میں سے ایک بھی کم نہیں
ہونا چاہیے۔۔۔۔۔ _____ معاذ اسے ہدایت دے کر چلا گیا۔

اس کے جانے کے بعد منال موبائل اور واٹس ایپ میں گم ہوئی۔۔۔۔۔ اور اسے چوزوں
کا دھیان ہی نہیں رہا۔

اچانک ہی اسے مرغی کے چیخنے کی آواز آئی۔ اس نے موبائل سے سر اٹھا کر دیکھا ایک
بلی چوہے پر حملہ کر رہی تھی۔ ایک دم سے بھاگی اور چوزے کو چھڑانے کی کوشش
کرنے لگی۔ لیکن بلی چوزے کو اپنے منہ میں لے کر ایسے بھاگی کسی کے ہاتھ میں نہ

آئی۔ منال بلی کے پیچھے بھاگی اور مرغی بلی کے پیچھے چلاتی ہوئی بھاگی۔ لیکن بلی نظروں سے اوجھل ہو گئی۔ منال سرپکڑ کر بیٹھ گئی اب گیارہ چوزے رہ گئے تھے۔

شام کو جب معاذ گھر واپس آیا تو آتے ہی اس نے چوزوں کی گنتی شروع کی منال کا دل ڈوبنے لگا۔

آج رات کھانے میں کیا بناؤ؟ گنتی کے دوران جان بوجھ کر منال نے اس کا دیہان ہٹانا چاہتا کہ وہ گنتی بھول جائے۔

اتنے میں حلیمہ خاتون کھانا لے کر آئیں۔ گاؤں میں شام کو ہی کھانا تیار کر کے کھا لیا جاتا تھا مغرب تک۔

میں تم دونوں کے لئے دیسی مرغی کا سالن لائی ہوں۔ حلیمہ خاتون کی آواز پر معاذ نے پلٹ کر انہیں دیکھا اور گنتی روک دی۔ گنتی رک جانے پر منال کی سانس بحال ہوئی۔ اسی دل یہ دل میں حلیمہ خاتون پر ڈھیر سارا پیار آنے لگا۔

آپ نے کیوں تکلیف کی خالہ میں بنا لیتی۔ منال نے معاذ کا دہان بٹانے کے لیے کہا تھا کھانا بنانے کا اس کا کوئی ارادہ نہیں تھا۔ وہ جانتی تھی حلیمہ خاتون ضرور کھانا لائیں گی۔

محترمہ آپ کی اطلاع کیلئے عرض ہے کہ گاؤں میں کھانا سویرے بنایا جاتا ہے۔۔۔
سب سویرے کھاتے ہیں۔۔ اور جلدی ہی سو جاتے ہیں پھر سویرے اٹھتے بھی
ہیں۔۔۔ معاذ نے طنزیہ کہا اور پھر سے چوزوں کی گنتی شروع کی۔

حلیہ خاتون واپس چلی گئیں تھیں۔

اچھا آپ بیٹھ جائے میں کھانا لگاتی ہوں پلیٹ وغیرہ کہاں ہیں؟ منال نے
پھر اسے گنتی سے روکنا چاہا۔

ششش۔۔۔ مجھے گننے دو آرام سے۔۔ ایک تو یہ چوزے رکتے ہی نہیں آرام
سے۔۔۔ معاذ نے اسے چپ کروایا۔۔۔ منال انگلیاں چٹخانے لگی۔۔۔ نچلا ہونٹ
دانتوں تلے دباتے ہوئے پریشانی سے دیکھ رہی تھی۔

بار بار گننے پر چوزے گیارہ ہی نظر آرہے تھے۔

کہا تمہانہ میں نے چوزوں کا خیال رکھنا پہلے ہی دن نقصان کروا دیا تم نے میرا۔۔۔
معاذ غصے سے دھاڑا تو منال کے ہاتھ پاؤں کانپنے لگے۔

منال تو وہ لڑکی تھی جو کسی سے بھی نہیں ڈرتی تھی۔ بلکہ سب اس سے ڈرتے تھے۔ لیکن زندگی میں پہلی بار منال کو کسی سے خوف محسوس ہو رہا تھا کسی کے غصے سے ڈر لگ رہا تھا اور وہ اس کا شوہر تھا۔

یہ ایک فطری خوف تھا جو شادی کے بعد ہر بیوی کو شوہر سے محسوس ہوتا ہے کہ کہیں اس سے کوئی غلطی نہ ہو جائے۔

منال اپنی ساری کشتیاں جلا کر یہاں آئی تھی اور اس نے فیصلہ کیا تھا کہ وہ واپس نہیں جائے گی ہر حال میں یہاں گزارا کرے گی۔ حیدر کو پھانسنے والی بات کی وجہ سے اسے جس قدر شرمندگی کا سامنا اس گھر میں کرنا پڑا تھا اس کی وجہ سے وہ واپس نہیں جانا چاہتی تھی۔ اس کے لیے فرار کا واحد راستہ معاذ سے شادی تھا جو اس نے آسانی سے کر لی۔

مجھے پتا ہی نہیں چلا بلی نے اچانک حملہ کر دیا میں بھاگی اس کے پیچھے چوزے کو بچانے کے لیے لیکن وہ چوزے کو لے کر اتنی تیزی سے بھاگ گئی میں اس سے پکڑ ہی نہیں پائی۔ _____ منال نے ڈرتے ہوئے کہا۔

تم سے یہی امید تھی انتہائی غیر ذمہ دار لڑکی ہو تم پہلے ہی دن تم نے غیر ذمہ داری کا ثبوت دیا ہے۔ میں جانتا ہوں تمہارا دھیان چوزوں کی طرف تھا ہی نہیں۔ بلکہ تمہارا سارا دیہان موبائل واٹس لیپ اور سیلفیز لینے میں تھا۔ لیکن میں بتا رہا ہوں اس گھر میں رہنا ہے تو الرٹ رہنا ہوگا ساری ذمہ داری اٹھانی ہوگی اور موبائل کی جان چھوڑ دو پلیز۔

تمہاری سزا یہ ہے کہ تمہیں رات کا کھانا نہیں ملے گا۔ ایک رات بھوکی گزار لو گی تو ہوش ٹھکانے آجائیں گے۔ _____ معاذ نے کہا اور کھانا لے کر کمرے میں چلا گیا خود کھانے کے بعد اس نے بچا ہوا کھانا چھپا دیا۔

منال باہر چارپائی پر ہی بیٹھی رہی یہاں تک کہ رات ہو گئی۔ وہ ابھی تک خوف زدہ تھی اب اسے بھوک لگنی شروع ہو گئی تھی۔

وہاں اس انتظار میں تھی کہ کسی طرح معاذ باہر کہیں چلا جائے تو وہ کھانا تلاش کر کے کھائے۔

تھوڑی دیر بعد معاذ باہر نکلا دیکھا تو وہ چارپائی پر بیٹھی ہوئی ہے۔

اندر آ جاؤ رات بہت ہو چکی ہے گاؤں میں اس وقت عورتیں باہر نہیں بیٹھتی ہیں چور آ جاتے ہیں۔ میں سونے لگا ہوں مجھے نیند آرہی ہے تم بھی آ کر سو جاؤ۔ _____ معاذ کہہ کر اندر چلا گیا۔

بھوک کے مارے منال کو رونا آ رہا تھا۔ وہ اندر کمرے میں آئی تو معاذ لائٹ آف کر کے سو چکا تھا۔

وہ بھی آ کر چارپائی پر لیٹ گئی۔

اب وہ انتظار کرنے لگی کہ معاذ گہری نیند سو جائے تو وہ کھانا تلاش کر کے کھائے۔

کافی دیر بعد معاذ کے خراٹوں کی آواز اسے سنائی دی تو اس کی جان میں جان آئی۔

وہ بستر سے اٹھی اور پورے کمرے میں کھانا تلاش کرنے لگی۔ الماری کے اندر ایک دراز میں اسے کھانا مل گیا تھا۔

وہ بہت ہوشیاری سے چارپائی تک آئی اور موبائل کی لائٹ بھی آف کر دی تاکہ وہ اس کو نظر نہ آ سکے۔

پھر اس نے اندھیرے میں ہی کھانا شروع کیا کھاتی کھاتی گئی یہاں تک کہ سیر ہو گئی۔۔۔۔۔ پھر اس نے خدا کا شکر ادا کیا جس نے اسے رزق دیا۔ بھوک کیا ہوتی ہے آج یہ پہلی بار منال کو معلوم ہوا تھا۔ اس نے کبھی زندگی میں بھوک نہیں دیکھی تھی وہ کھاتے پیتے گھرانے سے تعلق رکھتی تھی۔

رات آٹھ بجے سے اسے بھوک لگنا شروع ہو گئی تھی اور اب رات کے بارہ بج رہے تھے جب اسے کھانا ملا۔

اس نے موبائل کی ٹارچ آن کی اور خالی برتن اسی جگہ پر رکھ دیے۔ پھر واپس آ کر سونے کے لیے لیٹ گئی اور نیند کی آغوش میں چلی گئی۔

معاذ جو مصنوعی خراٹے لے رہا تھا اس کی یہ ساری کاروائی ملاحظہ کر چکا تھا۔ اب لحاف کے نیچے وہ اس کی اس حرکت پر مسکرا رہا تھا۔

لگتا ہے رات بلی بچا ہوا سالن الماری سے نکال کر کھا گئی۔ _____ صبح جب منال

چھپرے میں بیٹھی چائے پی رہی تھی تو الماری رات والے برتن معاذ نکال کر لایا اور میلے برتنوں کی جگہ پر رکھتے ہوئے بولا۔

منال تب گئی لیکن بولی کچھ نہیں۔

آج بھی چائے نوری نے آکر میرے جاگنے سے پہلے بنائی۔ تم تو گھوڑے گدھے بیچ کر سو رہیں تھیں۔___ معاذ نے آگ کے سامنے بیٹھتے ہوئے کہا اور ہاتھ سینکنے لگا۔

(نوکر ہوں اس جن کی جیسے۔۔۔ چائے بناؤ۔۔۔ کھانا بناؤ۔۔۔ چوزے

سنجھالو۔۔۔ ہنسنے) منال نے دل میں کہا۔ وہ چائے پی رہی تھی۔ پیالی میں اس سے

چائے پی نہیں جارہی تھی۔ (میرا جہیز کہاں ہے۔؟؟؟ تایا اور چچا جان کو دینا ہی

ہوگا۔۔۔ دو جوڑوں میں مجھے رخصت کر دیا۔۔۔ آج ہی فون کر کی اپنے جہیز کا مطالبہ

کروں گی۔۔۔ ایک کپ بھی نہیں میرے پاس کے چائے ہی پی سکوں۔) منال سوچے جارہی تھی۔

معاذ نے اسے دیکھا۔ اس کی آنکھوں میں نیند کا خمار تھا۔ وہ لال رنگ کا شال اوڑھے

ہوئے تھی۔ اس نے بالوں کہ جوڑا بنایا ہوا تھا اور آگے کی لٹیں باہر جھول رہیں تھیں

جوڑے سے نکل کر۔

معاذ اس کی جھکی ہوئی پلکوں کو دیکھ رہا تھا۔ ایک پل کو اُسکا دل الگ انداز میں

دھڑکا۔۔۔ پھر سمجھل گیا۔

میں کھیتوں کی طرف جارہا ہوں۔ یہ کہنے کا فائدہ تو نہیں کہ چوزوں کا خیال رکھنا۔۔۔ نوری اور اس کا شوہر دلشاد تھے تو سارا گھر سنبھالتے تھے۔۔۔ میں نے سوچا گھر والی آئیگی تو اُن کی ضرورت نہیں ہوگی مزید۔۔۔ گھر والی اپنا گھر خود سنبھالے گی۔۔۔ مگر گھر والی کے تو واٹس لیپ کے اسٹیٹس ہی ختم نہیں ہو رہے۔۔۔ معاذ نے کہا۔

مجھے کام کرنے کی عادت نہیں ہے۔۔۔ وہاں تائی اور چچی کھانا بناتی تھیں۔ ہم لڑکیاں بس پڑھائی پر دیہان دیتیں تھیں۔۔۔ منال نے جھکی ہوئی پلکوں کے ساتھ جواب دیا۔

بس لڑکیوں کو ڈپٹی کمشنر لگنا تھا سسرال میں جو کام نہیں سکھایا۔۔۔ معاذ نے کہا۔

جب کام کے لیے ملازم ہیں تو آپ مجھ سے کیوں کام کروانا چاہتے ہیں؟ آپ انورڈ کر سکتے ہیں۔۔۔ منال نے کہا۔

جب بیوی نہیں تھی۔۔۔ کوئی بہن یاں بھابھی بھی نہیں تھی تو نوری اور دلشاد کو ملازم رکھا۔ وہ میرے کھیتوں میں کام بھی کرتے ہیں۔ گھر میں کوئی خاتون نہیں تھیں تو اُن سے کام کا کہا تھا۔۔۔ معاذ نے سختی سے جواب دیا۔

منال نے اس بار اسے دیکھا۔ پھر نظریں پھیر لیں۔ (کیا بیوی صرف کام کے لیے ہے؟
دو بول محبت کے نہیں بولے جاتے موصوف سے۔۔۔ تعریف نہیں کرتے بیوی کی
۔۔۔ بس کام۔) منال دل میں کہتی جا رہی تھی۔

میں جا رہا ہوں۔ دوپہر کے کھانے میں پراٹھا بنانا لینا اور انڈا بھی۔ لسی نوری لیکے آئیگی۔
پراٹھا بنانا آتا ہے نا؟ _____ معاذ نے کہا۔

منال نے غصے سے اسے گھورا لیکن بولی کچھ نہیں۔ پھر اس کے جانے کے بعد اس
کی نقل اتارنے لگی۔۔۔ ہنسنے پر پراٹھا بنا لینا۔ معاذ کے جانے کے بعد اس نے
کوشش کی آٹا گوندھنے کی لیکن آٹا عجیب ہی ہوتا جا رہا تھا اتنے میں نوری آگئی۔
رہنے دیں۔۔۔ آپ سے نہیں ہوگا۔ میں کر دیتی ہوں۔ _____ نوری نے کہا۔

لیکن وہ معاذ۔ _____ منال نے پریشانی سے کہا۔

صاحب ابھی کھیتوں پر گئے ہیں۔ وہاں ڈیرے پر سب جمع ہوتے ہیں گاؤں والے۔۔۔
سمجھو محفل لگی ہوتی ہے۔۔۔ باتیں۔۔۔ چائے وغیرہ۔۔۔ اب وہ دوپہر کو ہے آئیگی۔ اُن
کو پتہ بھی نہیں چلے گا۔ _____ نوری نے کہا اور آٹا اس سے لیکے گوندھنے لگی۔

میں روز کھانا بنا دیا کروں گی۔۔۔ معاذ صاحب کو پتہ نہیں چلے گا۔۔۔ بس وہ کیا ہے نہ ہمیں چینی چائے کی پتی۔۔۔ نمک یاں کبھی آٹے کی ضرورت پڑتی ہے۔۔۔ آپ مجھے پیسے نہ دو بس راشن دے دیا کریں۔۔۔ کبھی تھوڑی سے چینی۔ کبھی تیل۔۔۔ کبھی آلو، پیاز، مٹاٹر۔۔۔ میری اجرت یہی ہے۔ مجھے ضرورت بھی انہی چیزوں کی ہے۔۔۔

نوری کہتی جا رہی تھی۔

(واہ یہ تو اچھا ہے۔ پیسے تو میرے پاس ہیں نہیں۔۔۔ اور کو جن مجھے دیگا نہیں پیسے
۔۔۔ اور میں مانگوں گی نہیں اس سے۔ یہ کام آسان ہے۔ کام بھی ہو جائیگا اور معاذ
کو لگے گا کہ سارا کام میں کرتی ہوں۔ یہ سارا سامان تو گھر میں بہت پڑا ہے۔) منال
نے دل میں سوچا۔

نوری نے پراٹھے بنائے انڈا منال نے خود بنایا۔ مسدہ کھانا پکانا نہیں تھا۔ مسدہ آگ کا تھا جو منال سے نہیں جل رہی تھی۔ جل بھی جاتی تو پھر بج جاتی۔ نوری نے اسے آگ جلانے کا طریقہ بتایا۔

آپ سلنڈر منگوا لیں۔ اس میں آپ کو آسانی ہوگی۔ _____ نوری نے صلاح دی۔

معاذ کے آنے سے پہلے نوری اپنے گھر چلی گئی۔ منال نے کلو جتنا آٹا اسے دیا آج کے دن کے لیے۔

معاذ کو دیکھتے ہی منال نے جھاڑو اٹھایا اور دکھایا کہ وہ کام کرنے میں مصروف ہے۔ صفائی نوری نے کر دی تھی۔ کچرا تھا بھی نہیں بس درخت سے گرنے والے چند پتے تھے اور اندر دھول مٹی۔

معاذ اندر داخل ہوا تو دیکھا منال کے ہاتھ میں جھاڑو ہے۔ اور وہ صاف زمین پر خالی جھاڑو پھیرتی جا رہی تھی۔ معاذ نے ابرو اچکائے اور کمرے میں چلا گیا۔ منال کھانا کمرے میں لے آئی۔

تم نے بنایا ہے؟ _____ معاذ نے پوچھا۔

منال نے بچوں کی طرح سر اثبات میں ہلایا۔

پراٹھا دیکھ کر معاذ کے لبوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔ (بیوقوف لڑکی۔۔۔ اتنے سالوں سے نوری کے ہاتھ کے پراٹھے کھا رہا ہوں۔ پہلی نظر اور پہلے نوالے میں پہچان جاتا ہوں کہ نوری نے بنائے ہیں۔)

معاذ نے دل میں کہا اور کھانے لگا۔

منال گلابی رنگ کا سوٹ لیکے نہانے چلی گئی۔

معاذ کھانا کھانے کے بعد پھولوں کو پانی دینے لگا۔

منال نہا کر نکلی اور میک اپ باکس کھولا ہلکا سا اچھا سا میک اپ کیا۔ بھگیے بال شانوں پر پھیلے ہوئے تھے۔ نیلے رنگ کا نیا شال نکال کر وہ باہر آئی۔ اس کے قریب آکر انجان بن کر پھولوں کو دیکھنے لگی۔ معاذ کی نظر اس پر گئی۔ وہ چورنگاہوں سے اس کی طرف دیکھتا جا رہا تھا۔

معاذ پھر باہر چلا گیا اور شام کو ہی واپس آیا۔ اس نے بغل میں ایک مرغا دبایا ہوا تھا۔ حکم صادر ہوا کہ مرغی کی آؤ بھگت اب اس کی ذمہ داری ہے۔

توبہ ہے اب یہ منہوس مرغا بھی سنبھالنا پڑے گا۔ _____ وہ روہانسی ہو گئی۔

مرغی تو چوزوں سمیت ڈیرے میں شفٹ کر لی گئی تھی۔ اب منال کو اس مرغی کی نخرے اٹھانے تھے۔

رات کو سردی بڑھنا شروع ہو گئی تو منال چھپرے میں آگئی اور آگ جلانے لگی آگ جلانا اسے نوری نے سکھا دیا تھا۔ لیکن پھر بھی اس سے آگ نہیں جل رہی تھی بار بار دعا ہو رہا تھا اس کو غصہ آگیا اس نے لکڑیاں پھینک دیں اور غصے سے اٹھ کھڑی ہوئی تو سامنے سے آتے ہوئے معاذ سے ٹکرا گئی۔

اُفف دیکھ کر نہیں چل سکتیں؟ _____ معاذ اسے کندھوں سے پکڑ کر بولا منال اس غیر متوقع ٹکر کی وجہ سے ڈر گئی تھی اور بس اس کی آنکھوں میں دیکھے جا رہی تھی وہ اسے ہلکا سا جھٹکا دے کر بولا۔

چلو اندر رات بہت ہو گئی ہے۔ _____ معاذ اس کا ہاتھ پکڑ کر آگے بڑھا منال کھینچتی چلی آئی کمرے میں آ کر غور کیا تو اب تک منال کا ہاتھ اس کے ہاتھ میں تھا۔ پاگل لڑکی میرا ہاتھ کیوں پکڑا ہوا ہے؟ _____ وہ اس کا ہاتھ جھٹک کر بولا۔

میں نے کب؟؟؟ آپ نے خود ہی میرا ہاتھ پکڑا تھا۔ _____ منال چونک کر بولی۔

وہ بڑی زبان چلنے لگی ہے میڈم کی۔ _____ وہ بیڈ پر لیٹ کر بولا۔

منال چارپائی پر لیٹ گئی اور کمبل اپنے اوپر تان دی اس کا دل اب تک زور سے دھڑک رہا تھا کتنا اچھا لگ رہا تھا اس کا یوں ہاتھ پکڑ کر چلنا۔ پہلی بار معاذ نے اس کا ہاتھ پکڑا تھا۔ پہلی بار منال نے اس کا لمس محسوس کیا تھا۔ منال اب کمبل کے نیچے اپنے ہاتھ کو پکڑے مسکرا رہی تھی۔

ایسا ہی کچھ حال معاذ کا بھی تھا۔ اس نے بھی یہ لمس پہلی بار محسوس کیا تھا۔ معاذ نے اٹھ کر بتی بجھا دی۔ اب وہ کروٹ بدل رہا تھا بار بار۔

دن ہی گزرتے چلے گئے۔ بنا کر سمجھ نہیں آرہی تھی کہ آخر معاذ نے یہ شادی کیوں کی تھی۔ جب اسے منال سے کوئی سروکار نہیں تھا تو۔

ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ۔۔۔ وہ مجھ سے شادی کیلئے راضی نہیں تھا اور چچا نے زبردستی کی۔ اس نے سوچا۔

کام کا اسے کوئی مسئلہ نہیں تھا وہ سدا کی کام چور نوری سے جلدی جلدی سارے کام کروا لیا کرتی تھی اور سارا کریڈٹ خود لیتی تھی معاذ کے سامنے۔

اڑوس پڑوس کی خواتین کے ساتھ اب اس کی اچھی خاصی دوستی ہو چکی تھی۔ ان میں سے کوئی نہ کوئی روزانہ اس کے گھر آ جاتی اور کافی دیر تک باتیں کرتی۔ کبھی منال کو ان کا آنا اچھا لگتا اور کبھی وہ تنگ ہوتی۔

ہوٹل اس لیے ہوتی تھی کہ خواتین اس سے معاذ کے متعلق سوالات کرتی تھیں۔ جن کا اس کے پاس کوئی جواب نہیں ہوتا تھا۔

اس کے گھر میں کافی درخت تھے اور ان میں چڑیاں وہ بلبل وہ فاقہ اور کچھ پرندوں کی تو وہ نام بھی نہیں جانتی تھی رہتے تھے۔

نماز صبح صبح فرش پر گندم کے دانے ڈالتا تھا اور یہ سارے پرندے آکر چومنا شروع کر دیتے۔ وہ معاذ کی مرغیوں --- چوزوں --- یہاں تک کہ کوؤں سے بھی محبت دیکھ کر نہ صرف حیران ہوں دیبل کے اندر ہی اندر جلتی کڑھتی رہتی تھی۔

بیوی سے تو آج تک دو بول محبت کے نہیں بولے موصوف نے --- سارا پیار ان چڑیا کوؤں بلبل پر نچھاور ہو رہا ہے --- ان مرغی اور چوزے پر مہربانی کی جارہی ہے مگر پانچ فٹ کی یہ لڑکی نظر ہی نہیں آ رہی ہے اس شخص کو۔ ---

وہ روز اسے دھمکی دیتا تھا کہ سویرے اٹھ کر چائے بنانے لیکن یہ کمبخت نیند نے اسے کہیں کا نہیں چھوڑا۔ وہ روز خود چائے بناتا۔۔۔ منال کو روز صبح بنائی چائے مل جاتی۔۔۔ ناشتہ وہ دونوں ہی نہیں کرتے تھے۔

ایک یہی بات ہے اچھی میرے ہرجائی کی۔۔۔ وہ چائے پیتے پیتے مسکرا دیتی۔۔۔ معاذ اس کو یوں مسکراتا دیکھتا تو اسے کبھی کبھار منال کی ذہنی حالت پر شبہ ہونے لگتا۔

آج حلیمہ خاتون اپنی بہوؤں اور بیٹیوں سمیت آئیں۔ منال دیکھ کر حیران ہوئی کہ یہ سب کون ہیں۔۔۔ حلیمہ خاتون تو گھر میں اپنے ایک بیٹے علی اور شوہر سمیت رہتی ہیں۔ پھر یہ کون ہیں؟ منال نے سوچا۔

صاحبہ بھابھی اور ناز بچی بہت اچھی تھیں ان سے بہت کچھ جاننے کو ملا۔ وہ سب پڑھائی لکھی ماڈرن تھیں۔ حلیمہ کے بڑے بیٹے آشرف کی پوسٹنگ اسلام آباد میں تھی اور صاحبہ بھابھی ان کی بیوی تھیں۔۔۔ اور ناز بچی کے شوہر کراچی میں ڈاکٹر تھے۔

ہم سردیوں کی چھٹیوں میں گاؤں آتے ہیں۔ ورنہ موسم گرما میں تو یہاں رہنے جیسا نہیں ہوتا۔۔۔ ناز باجی نے کہا۔

منال تم بھی گرمیوں میں کراچی جاؤ گی نا؟ _____ صاحبہ بھابھی نارنجی پھیلتے ہوئے بولیں۔

نہیں میں کراچی کیوں جاؤں گی۔۔۔ اب یہی میرا گھر ہے۔۔۔ گرمی ہو یاں سردی۔۔۔ میں اور معاذ ایک دوسرے سے دور نہیں رہ سکتے۔۔۔ جہاں معاذ ہونگے وہاں میں۔۔۔ _____ منال نے لمبی چھوڑی۔

مشاء اللہ لگتا ہے بہت محبت ہے دونوں میں۔۔۔ _____ نازنجی بولیں۔

ہاں اور نہیں تو کیا۔۔۔ انہوں نے تو سال کا انتظار بھی نہیں کیا رخصتی کے لیے اور مجھے لے آئے دیکھیں۔۔۔ _____ منال نے بالوں میں انگلیاں پھیرتے ہوئے کہا۔

پیچھے سے آتے معاذ نے منال کی باتیں سن لیں۔۔۔

منال نے جب سے ہوش سنبھالا تھا خود کو اسی گھر میں پایا جہاں اس کی ماں باپ نہیں تھی وہ تین سال کی تھی جب ماما پاپا چاچو کی شادی کی شب پلنگ پر گئے اور ان کی کی ڈیڈ باڈیز آئیں۔

من عاشق تو کچھ یاد بھی نہیں تھا بس ان کی پکچرز دیکھی تھی اس گھر میں اس اسے
سب کچھ ملا تھا سوائے پیار کے۔

جب تک دادی زندہ تھیں تو چاچو اس سے حال چال پوچھنے لیا کرتے تھے اُن کے بعد تو
شاید ان کو یاد بھی نہیں رہا ہوگا کہ ان کی ایک بھتیجی بھی ہے اس گھر میں سب اپنی
دنیا اور اپنی فیملی میں مگن تھے۔

منال کی بیسٹ فرینڈ انزلہ سے سمجھتی تھی کہ اپنی آنکھیں کھلی رکھا کرے اس دن بھی
وہاں سے یہی سمجھا رہی تھی۔

دیکھو منال یہ لوگ کبھی بھی تمہاری شادی کسی اچھی جگہ پر نہیں کریں گے کیونکہ اگر
اچھی جگہ پر کریں گے تو ان کو پراپرٹی میں تمہارا حصہ دینا پڑے گا تو وہ ہرگز نہیں کریں
گے۔

یہ سب کچھ تمہارے ماما پاپا کا ہی ہے۔ تیرے چاچوں کے پاس جو کچھ بھی نہیں تھا
تیری ماماں نے پسند سے شادی کی تھی تیری پاپا سے وہ اکلوتی تھی اور جہیز میں یہ بڑا
گھر فیکٹری اور دکان وغیرہ لائی تھی یہ سب تیرا ہے تجھے ملے گا نہیں کیونکہ یہ لوگ اب
سب اپنے نام کروا چکے ہوں گے۔

منال ہے رب سے یہ سب سن رہی تھی انزلا کو یہ سب اس کی ماما سے پتہ چلا تھا اور اس کے گوش گزار کر دیا

پھر میں کیا کر سکتی ہوں؟۔۔۔ وہ اس کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھتے ہوئے بولی۔

دیکھو تمہیں اب اپنے تایا کے بیٹے حیدر کو پٹانا ہے۔۔۔۔۔ انزلہ نے کہا تو وہ اچھل

پڑی۔

کیا؟؟؟ منال نے کہا۔

دیکھو تو وہ اکلوتا ہے اگر وہ تجھے پسند کر لے تو وہ خود تیرے لیے اسٹینڈ لے گا۔۔۔ ورنہ یہ تو کبھی مر کے بھی تجھے اپنی بہو نہیں بنائیں گے میں لکھ کے دیتی ہوں یہ کسی بڈھے سے تجھے بہا دیں گے۔۔۔۔۔ انزلہ نے کہا۔

نہیں۔۔۔۔۔ منال نے اپنے کانوں پر ہاتھ رکھ لیا۔

بیٹا کان اور آنکھیں بند کرنے سے کچھ نہیں ہوگا جیسے بھی کر کے حیدر سے شادی کر لو۔۔۔۔۔ اور یہی آخری لائن اس کی کمزن نے سنی اور حیدر کی امی کے گوش گزار کر دی جس کے نتیجے میں آج وہ یہاں تھی

معاذ کے والد بہت بڑے زمیندار تھے۔ انہوں نے معاذ کی والدہ شہربانو سے پسند کی شادی کی تھی شہربانو کی منگنی بچپن میں منال کے پاپا عادل شاہ کے ساتھ طے تھی۔۔۔ لیکن قسمت کو کچھ اور ہی منظور تھا۔

شاہ میر خان کو شہربانو پسند آگئی اور وہ دونوں ایک دوسرے کو دل دے بیٹھے جب ایک جاگیردار کا رشتہ آیا تو سب خوشی سے کھل اٹھے۔۔۔ بچپن کی منگنی کسے یاد آئی تھی چٹ منگنی پٹ بیاہ ہو گیا۔

ادھر عادل شاہ جو یونیورسٹی میں سائبر سلطان کی زلفوں کا اسیر ہو گیا تھا اس کی منگنی سے جان چھوٹنے پر خوش تھا۔

سائبر کے پاپا نے بھی ایک شرط رکھی تھی کہ وہ گھر داماد ہوگا یہ شرط بھی عادل شاہ نے قبول کر لی تھی اُن کی شادی کے چند ماہ بعد سائبر کے پاپا فوت ہو گئے اور سائبر کا کوئی میکا نہیں تھا ماں باپ پہلے ہی چل بستے سائبر نے عادل شاہ سے کہا کہ ان کے بھائیوں کو بھی شہر بلا لیں تاکہ سب بھائی ساتھ رہ سکیں۔ لیکن عادل شاہ اور سائبر اتنی ہی عمر لکھوا کر لائے تھے۔ تین سال کی منال کو چھوڑ کر خالق حقیقی سے جا ملے۔

حلیمہ خاتون معاذ کے ساتھ کراچی آئی تھی بیٹی ناز کے گھر۔۔۔ وہیں ان کی ملاقات ہاسپٹل میں منال کی چچی سے ہوئی۔۔۔ چچی نے حلیمہ خاتون کو دعوت دی اور معاذ کو اپنا نمبر اور ایڈریس بھی دیا تھا۔

حلیمہ وہاں گی تو باتوں باتوں میں چچا نے ان سے منال کے رشتے کا ذکر کیا معاذ کے لیے۔۔۔ حلیمہ خاتون سوچ میں پڑ گئی واپسی پر خالہ نے ناز باجی سے ذکر کیا تو وہ بولی۔ امی منال اسی عورت کی بیٹی ہے معاذ اس سے شادی کیسے کر سکتا ہے۔۔۔ اس سے۔۔۔ جس کی ماں نے اس کی ماں کا حق مارا تھا وہ حیرت سے پوچھ رہی تھی۔ ناز تمہیں گڑے مردے اکھاڑنے کی ضرورت نہیں ہے میں خود منع کر دو گی۔۔۔ حلیمہ نے ہاتھ سے روکتے ہوئے سمجھایا

امی وہ لوگ ایسا سوچ بھی کیسے سکتے ہیں یاد نہیں ہے منال کی امی کی وجہ سے شہر بانو خالہ کا رشتہ ٹوٹ گیا تھا ناز سخت حفا تھی۔

نادم ہے کچھ پتہ نہیں ہے فضول باتیں مت کرو۔ حلیمہ نے کہا۔

خالہ میں اسی لڑکی سے شادی کروں گا۔۔۔ معاذ جو ابھی ابھی گھر آیا تھا ان کی سب باتیں سن لی تھیں۔

لیکن بیٹا تم نے تو ابھی تک اس لڑکی کو دیکھا بھی نہیں ہے یہ فیصلے اتنی جلدی نہیں ہوتے ہیں۔۔۔ حلیمہ اسے سمجھاتے ہوئے بولی۔

نہیں خالہ آپ آج ہی جائیں اور ان سے نکاح کی تاریخ لے آئیں۔۔۔ معاذ کی بات پر حلیمہ سر پکڑ کے رہ گئیں

اور ناز جو معاذ سے کافی بڑی تھی اس کے پیچھے گئیں تاکہ اسے سمجھا سکے لیکن وہ الٹا ان پہ چڑھ دوڑا۔۔۔

ناز باجی آپ مجھے سب بتائیں کیا ہوا تھا امی کے ساتھ؟۔۔۔ اور ناز نے جو ادھر ادھر سے سنا تھا سب معاذ کے گوش گزار کر دیا۔

معظم نے اپنی ماں کو نہیں دیکھا تھا وہ اس کی پیدائش کے وقت کمزور ہو گئی تھی اور ایک ہفتے کے اندر ہی چل بسیں شہیر خان نے دوسری شادی نہیں کی تھی کیونکہ انہیں شہر بانو سے بے حد محبت تھی اور چند سال پہلے وہ بھی اللہ کو پیارے ہو گئے بعض اکیلا رہ گیا تھا۔

پھر حلیمہ خالہ کا گھر قریب تھا وہ ہر طرح سے معاذ کا خیال رکھتی تھیں۔۔۔ اور جب وہ شادی کرنا چاہ رہا تھا تو حلیمہ بھی خوش ہو گئی تھیں کہ اب وہ اکیلا نہیں رہے گا لیکن وہ بے خبر تھیں کہ ناز کی سنی سنائی باتوں کی وجہ سے معاذ کے دل میں منال کے خلاف اعلان جنگ ہو چکا تھا۔۔۔

بیچھے سے آتے معاذ نے منال کی ساری باتیں سن لی تھیں۔ اسے یوں اچانک آتا دیکھ کر منال کنفیوز بھی ہوئی اور شرمندہ بھی۔۔۔ (یہ "جن" اچانک کہاں سے برآمد ہو گیا؟) منال کو دل ہی دل میں غصہ آیا۔

معاذ بنا کچھ کمرے میں گھس گیا سب کے جانے کے بعد دیر تک منال باہر ہی بیٹھی رہی۔ جو کچھ معاذ نے سن لیا تھا اس کے بعد منال میں ہمت نہیں ہو رہی تھی اس کا سامنا کرنے کی۔

سارا دن وہ اس سے نظریں چراتی رہی۔ پھر رات کو چھپر میں دونوں آگ جلا کر بیٹھے رہے لیکن دونوں کے مابین ہمیشہ کی طرح خاموشی تھی۔ معاذ جو موبائل میں جھکا ہوا تھا تو سر ہی نہیں اٹھایا تھا کب سے۔ منال نے بھی موبائل اٹھا لیا۔۔۔ معاذ نے نیٹ چلانے

کے لیے ڈیوائس رکھا ہوا تھا اور اس میں مہینے کا انٹرنیٹ کا پیکیج کرواتا تھا۔ G4 کے سکینز یہاں اچھے آتے تھے۔

منال سوچتی تھی کہ یہاں رہنے والوں نے رہنے کا سارا بدولت کیا ہوا تھا۔ اسی لیے انہیں شہر جانے کو ضرورت محسوس نہیں ہوتی تھی۔ جو افورڈ کر سکتے تھے شہر میں رہنا وہ رہ رہے تھے۔

باقی بھی کچھ گھرانے ایسے تھے جو افورڈ کر سکتے تھے لیکن ان کو گاؤں سے ایسی انسیت تھی کہ وہ گاؤں میں رہنے کو ہی ترجیح دیتے تھے۔۔۔ جیسے کے معاذ۔۔۔

معاذ نے یہاں ہر سسٹم بنا رکھا تھا شہر جیسا۔ بجلی نہ ہونے کے باوجود رات کو سارا گھر سولر بلب سے روشن ہی رہتا تھا۔ پانی کا موٹر بھی سولر کا تھا۔۔۔ ac بھی سولر کا۔ اور گھر اتنا خوبصورت تھا کہ سکون ملتا تھا یہاں بیٹھ کر۔۔۔

میں سونے جا رہا ہوں۔۔۔ تم بھی اندر آجاؤ۔۔۔ رات دیر تک باہر نہ بیٹھا کرو۔ ویسے بھی دشمنیاں چل رہی ہیں گاؤں میں۔۔۔۔۔ معاذ روب دار انداز میں کہتا ہوا کمرے میں چلا گیا۔

رات کو چھپرے میں آگ جلاؤ تو بہت اچھا محسوس ہوتا تھا۔ سردی بھی نہیں لگتی تھی اور مزا بھی آتا تھا۔ منال دیر تک بیٹھنا چاہتی تھی لیکن معاذ نے حکم صادر کیا تو بس۔۔۔ وہ مریل مریل قدم اٹھاتے ہوئے کمرے تک آئی اور کمبل میں غروب ہو گئی۔۔۔ جیسے چاند بدلی میں چھپ جائے۔۔۔

معاذ نے لائٹ آف کی۔۔۔ تھوڑی میں بعد معاذ نے پگارا۔۔۔

منال۔۔۔۔۔ معاذ کی آواز سن کر منال کے کان کھڑے ہو گئے۔

(یہ "جن" آج اتنے پیار سے کیوں پکار رہا ہے؟) منال کا دل زوروں سے دھڑکنے لگا۔۔۔

جی۔۔۔۔۔ منال کی بمشکل "جی" ہی نکل پائی۔

میرے پاس آؤ۔۔۔۔۔ معاذ نے کہا تو کمبل میں چھپی منال کا دل اب کسی بے لگام گھوڑے کی مانند دوڑنے لگا تھا۔

کیوں؟ منال نے کمبل سے منہ باہر نہیں نکالا تھا۔۔۔ پتہ نہیں آج اس "جن" کے کیا ارادے تھے۔

میں نے کہا میرے پاس آؤ۔۔۔ اب کو بار معاذ نے سختی سے کہا۔

میں نہیں آسکتی۔۔۔ منال نے کمبل کے اندر سے آواز لگائی۔

ایک منٹ میں تم نہیں آئیں تو میں خود وہاں آکر تک کو اٹھا کر لے آنگا
یہاں۔۔۔ معاذ نے کہا تو منال ایک جھٹکے سے اٹھا۔ کمرے کی لائٹ آف تھی۔۔ ایک
چھوٹا سا ٹارچ جل رہا تھا جس کی روشنی مدہم تھی۔

منال کے پاؤں کانپ رہے تھے۔ وہ معاذ کے سامنے آکر کھڑی ہوئی۔

کوئی کام ہے؟۔۔۔ منال نے اپنی آگے آنے والی لٹوں کو کان کے پیچھے کرتے
ہوئے پوچھا۔

ظاہر سی بات ہے۔۔۔ کام ہے تو پاس بلایا ہے نا۔۔۔۔۔ معاذ نے کہا تو منال کو
لگا اس کا دل پسلیاں توڑ کے باہر آجائیگا۔

جی بولیں۔۔۔ کیا کام ہے۔؟؟؟ منال نے کہا۔

اور پاس آؤ تو بتوں۔۔۔۔۔ معاذ نے کہا۔ منال تھوڑا اور بیڈ کے قریب ہوئی۔

جی بولیں۔۔۔۔۔ منال نے شرماتے ہوئے کہا۔

میرے پاؤں دباؤ۔۔۔۔۔ معاذ نے کہا

کیا؟؟؟۔۔۔۔۔ منال کے سپنوں کا محل زمین بوس ہو گیا ایک دم سے۔۔۔۔۔

تو اور کیا کام ہو گا مجھے تم سے؟؟؟ سارا دن آج ڈیرے پر دوستوں کے ساتھ فٹبال کا

میچ کھیلا ہے۔۔۔۔۔ اور پیر دکھ رہے ہیں۔۔۔۔۔ جب تک میں سو نہیں جاتا تو تک میرے

پاؤں دباؤ۔۔۔۔۔ معاذ نے اپنی اندر کی ہنسی کو بمشکل کنٹرول کرتے ہوئے کہا۔

منال الو کی طرح کچھ دیر اسے دیکھتی رہی پھر اُسکے پاؤں کے قریب بیٹھ کر پاؤں دبائے لگی۔۔۔۔۔

(آدھا نہیں۔۔۔۔۔ پورا کمینہ ہے یہ شخص۔) اُسکے پاؤں دباتی ہوئی منال نے دل نے

اسے القابات سے نوازہ۔

(ہتھکڑی بڑی آئی مدیم محبت کا ڈھنڈورا پیٹنے والی۔۔۔۔۔ اب یہی سزا ہے اس کی۔۔۔۔۔)

معاذ نے بھی دل میں کہا۔

منال اُسکے پاؤں دباتے دباتے تھک گئی۔

(مجال ہے جو سونے کے آثار ہی نمایاں ہوں اس "جن" کی شکل پر۔۔۔) منال کو اب رونا آرہا تھا اور معاذ کو اُسکی شکل دیکھ کر ہنسی۔۔۔

معاذ تو نہیں سویا۔۔۔ البتہ اُسکے پاؤں دباتی دباتی منال ہی سوگئی بیڈ کے کنارے۔۔۔۔

معاذ نے محسوس کیا کیا کہ منال کے ہاتھ آہستہ آہستہ رکتے جا رہے ہیں اس نے آنکھوں سے بازو ہٹا کے دیکھا تو وہ اس کے پیروں کے پاس گھڑی نما پڑی ہوئی تھی وہ سوچکی تھی معاذ نے اس پر کسبل ڈالا

اور غور سے اس کے معصوم چہرے کو دیکھتا رہا اس کے دائیں گال پہ تل تھا معاذ نے بیساختہ تل کو چھوا ف یہ اسے کیا ہوتا جا رہا تھا وہ اس لڑکی سے نفرت کیوں نہیں کر پا رہا تھا۔

موسم بہت ہی سہانا ہو رہا تھا چاروں طرف سے بادل اد کے آئے تھے ٹھنڈی ہوا زور سے چل رہی تھی منال بھاگتی جا رہی تھی اور معاذ ہنستا ہوا اس کے پیچھے بھاگ رہا تھا منال بھی ہستی جا رہی تھی منال میری بات سنو منال وہ اُسے زور زور سے پکار رہا تھا منال

منال اٹھتی ہوں کہ دوں ایک وہ غصے سے بولا منال جو میٹھی مسکان لیے اسے دیکھ رہی تھی اچانک ہوش میں۔۔۔۔ آئی

اوہو وہ کوئی خواب دیکھ رہی تھی 'کب سے آواز دے رہا ہوں ساری دنیا اٹھ چکی ہے سوائے تمہارے اب اٹھو گی بھی یا میری شکل دیکھتی رہو گی' وہ اپنا جیکٹ اٹھاتا ہوا بولا

وہ مجھے نیند آگئی تھی۔۔۔ منال جلدی سے اٹھی اور اپنے چپل ڈھونڈتے ہوئے بولی ہاں بس یہی ایک کام کروالو تم سے تم اتنا سو کیسے لیتی ہو لڑکی،۔۔۔ معاذ نے کہا کیونکہ آج میں بیڈ پر سوئی تھی اسی لیے اچھی نیند آئی چارپائی پہ نہیں سویا جاتا مجھ سے۔۔۔ وہ غصے سے بولتی ہوئی غڑاپ سے واش روم میں گھس گئی۔

اچھا تو میڈم کو بیڈ بھی چاہیے ٹھیک ہے آج سے تم دوسرے کمرے میں سو جانا وہاں پے بھی بیڈ بھی ملے گا اور نیند بھی اچھی آئے گی۔

منال نے ڈرتے ڈرتے واش روم سے منہ باہر نکالا وہ جاچکا تھا اس نے اپنی سانس باہر نکالی یہ بندہ کبھی نہیں بدلے گا کتنا حسین خواب دیکھ رہی تھی منال اس کے سنگ کتنی خوش تھی میں بس یہ جن زرا سا مسکرایا کرے تو میں جان بھی دیدوں اسکے لیے۔

وہ اپنے لمبے بال سلجھاتی اپنے آپ سے باتیں کر رہی تھی کہ اچانک وہ سچ میں کسی جن کی طرح آئے میں اس کے پیچھے نمودار ہوا ایک نظر اس پہ ڈالتا ڈریسنگ ٹیبل سے کیز اٹھاتا ہوا چل دیا جو وہ بالوں میں جیل لگاتے وقت بھول گیا تھا منال کی اوپر کی سانس اوپر نیچے کی سانس نیچے رہ گئی کہیں اسنے سن تو نہیں لیا واقعی میں جن تو نہیں اس نے دل پہ ہاتھ رکھ کر سانسیں بہا لیں۔

آج تم میرے لیے ساگ بناؤ گی۔ _____ اس نے آتے ہی حکم صادر کیا۔

اس کی اس انوکھی فرمائش پر منال تو جیسے اچھل ہی پڑی۔

ک ک ک کیا؟؟؟ ساگ؟؟؟ میں؟؟؟۔ _____ منال کی آنکھیں حیرت سے پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔

ساگ بنانے کو بولا ہے کوئی ایٹم بم بنانے کو نہیں بولا جو اس طرح سے حیران ہو رہی ہو۔ _____ اس نے سینے پر ہاتھ باندھ کر کہا۔

مجھ سے ایٹم بم بنوا لیں۔۔۔ میں وہ بنا لوں گی۔۔۔ لیکن قسم خدا کی یہ ساگ مجھ سے نہیں بننے والی۔ میں نے تو آج تک ساگ چکھا بھی نہیں۔۔۔ مجھے تو یہ بھی نہیں معلوم کے ساگ کا ٹیسٹ کیسا ہوتا ہے۔۔۔ منال نے پریشانی سے کہا۔

اگر آج تم نے مجھے ساگ نہیں بنا کر دی تو میں تمہاری چارپائی آج

بھینسوں کے واڑے میں رکھ دوں گا اور تمہیں رات وہاں سونا پڑے گا۔۔۔ اس نے کہا تو منال نے پریشانی سے اس ظلم جابر انسان کو دیکھا۔۔۔ وہ جانتی تھی وہ جو کہتا ہے کر کے دکھاتا ہے۔

منال نے تصور کیا خد کو بھینسوں کے ریوڑ میں سوتے ہوئے۔۔۔ بے بسی سے اس کی آنکھ بھر آئی۔

گن گن کے بدلے لونگی اس جن سے تو میں ایک دن۔۔۔ منال نے دل میں کہا۔

لیکن مجھے ساگ بنانا نہیں آتا وہ مہمنائی

میں بتاتا ہوں ساگ کیسے بناتے ہیں۔۔۔۔

وہ اسکا ہاتھ پکڑ کے اسے بیدردی سے کھینچتا ہوا گیٹ سے نکلا اور کھیتوں کی طرف چلتا گیا گھر کے پیچھے ہی کھیت شروع ہو جاتے تھے آرہی ٹیڑھی پگڈنڈی پر منال کے پیر پھسلے جارے تھے اگر معاذ نے اسکا ہاتھ نہ پکڑا ہوتا تو وہ کب کی گرچکی ہوتی تھوڑی دور چلتے ہی کھیتوں کے کنارے پر کچھ عورتیں ساگ توڑ رہی تھیں ان کے پاس لاکر معاذ نے اسکا ہاتھ ایک جھٹکے سے چھوڑا

یہ دیکھو سیکھوانے ہی عورتیں ہیں گھر کا سارا کام کاج بھی کرتی ہیں اور کھیتی باڑی میں بھی اپنے شوہر کا ہاتھ بٹاتی ہیں۔ _____ معاذ کا لہجہ بہت تلخ تھا ان کے ساتھ ساگ توڑو اور انہیں کے ساتھ آجانا گھر یہ کہتا ہوا وہ لمبے لمبے ڈگ بھرتا ہوا چلا گیا۔۔۔

ان عورتوں میں کچھ لڑکیاں بھی تھیں جو اسے تجسس بھری نظروں سے دیکھ رہی تھیں کیا ہوا بی بی جی آپ یہاں کیا کر رہی ہیں ہیں۔

وہ میں ساگ لینے آئی ہوں۔۔۔ منال نے کہا تو ساگ وہ منہ پہ ہاتھ رکھ کر ہنسنے لگی۔

بی بی جی ساتھ تو ہم غریبوں کا کھانا ہے آپ لوگ تو ککڑ کھاؤ گوشت اور مچھلی
کھاؤ۔۔۔ وہ لڑکی ہنسی تو اس کے ساتھ دوسری لڑکیاں اور عورتیں بھی ہنسنے لگی

میرے شوہر کو ساگ پسند ہے تو میں وہی بناؤ گی۔ وہ تنگ ہو کر بولی

چلیں اچھا بی بی جی میں تو ایسے ہی مذاق کر رہی تھی آپ غصہ نہ ہو۔۔۔

وہ لڑکی بھی اٹھلا کی بولی

تمہارا نام کیا ہے منال نے اس چپکی چڑیا سے پوچھا جو کہ کافی حسین تھی سانولا رنگ
ناک میں گنگھرو والی بالی اس پہ بہت جج رہی تھی

میرا نام پارس ہے۔۔۔ وہ ایک ادا سے بولی

واؤ بہت پیارا نام ہے تمہارا منال اسکے پاس وکٹوں بیٹھ گئی

سنو پارس ان میں سرسوں کا ساگ کونسا ہے وہ دو طرح کے پتوں کو دیکھ کر
بولی۔۔۔۔۔ آپ رہنے دو بیبی میرے پاس کافی ساگ ہے آدھا آپ لے جانا پارس نے
ایک گھڑی کی طرف اشارہ کیا۔۔۔

او پارس یو آر سو سویٹ وہ پارس کا ہاتھ پکڑ کے بولی اور دل ہی دل میں شکر کرنے لگی
کہ جان چھوٹی ساگ سے۔۔۔ لیکن جان پوری طرح نہیں چھوٹی تھی اسے ساگ بنانا بھی
تو تھا۔۔۔ سنو دیکھو تم یہ ساگ اپنے گھر لے جاؤ اور بنا لے آدھا میرے پاس لانا وہ کیا
ہے نہ مجھے یہ بنانا نہیں آتا وہ دنیا جہاں کی معصومیت چہرے پر سجا کے بولی کوی بات

نہیں میں بنادونگی پارس مسکراتے ہوئے بولی منال رلیکس ہوگئی اور اب اسے موسم بہت اچھا لگتا تھا اسنے اپنی سیلفیز لےنا شروع کیں پنک فرائک پا جانا چنری کا دپٹا پہنے بال کھولے وہ ویسے ہی بہت پیاری لگ رہی تھی اوپر سے اسنے ہلکا سا پنک ٹنٹ بھی گالوں پہ لگایا ہوا تھا تبھی تو پارس اور دوسری لڑکیاں اس سے نظریں نا ہٹا پارہی تھیں۔۔۔۔۔ پارس تم میری پک نکالوگی پلیز؟ منال نے پوچھا۔

تصویر؟ پارس سوالیہ نظروں سے دیکھا۔۔۔۔۔ ہاں تصویر وہ جلدی سے بولی

اچھا پارس اٹھی اس سے فون لیا

منال نے اسے سمجھایا اور خود دور جا کر پوز بدل بدل کے پک بنواتی رہی

کبھی سلومو بنواتی جھاگتے ہوئے اس بات سے بے خبر کے کوئی اور بھی اسے اپنے

کیمرا میں قید کر دیا تھا۔

رات کو بڑے پیار سے معاذ کے سامنے اسنے ساگ رکھا اور اسکی طرف داد طلب نظروں

سے دیکھ نے لگی۔۔۔۔۔ کیسا بنا ہے؟ وہ دیٹا انگلی سے مروڑتی ہوئی شرما کے پوچھنے لگی۔

■■■■

دیکھنے میں تو اچھا نہیں لگتا اب چکھنے دوگی؟ ---- وہ سلگتے ہوئے بولا ---- کیا اچھا نہیں بنا؟ وہ پریشان ہوئی اور ساگ کو غور سے دیکھنے لگی ----

معاذ جو پانی کا گلاس منہ سے لگایا تھا اسے اچھو لگ گیا ہنستے ہنستے اسکی آنکھوں میں پانی آگیا یہ لڑکی بھی کیا چیز ہے میں جتنا بھی غصہ کرتا ہوں سب ہوا ہو جاتا ہے اسکی باتوں سے ، ---- معاذ اپنے ماتھے اپنی انگلی مسلتے ہوئے سوچا

معاذ آج جلدی گھر آگیا تھا اسے کراچی جانا تھا وہ کمرے میں آیا تو وہ وہ بیٹھی ہوئی تھی --

کیا مصیبت ہے ہے ساری پکچر خراب کر دین اس لڑکی نے ایک بھی پکچر اچھی نہیں آئی وہ روہانسی ہو کر بول رہی تھی کچھ بلر ہے کسی میرا سر کٹا ہوا ہے تو کسی میں پیر

او میڈم --- معاذ نے اسکے سامنے اپنا ہاتھ لہرایا آپ؟

وہ چونکی۔ پکچرز کا دکھ ختم ہو گیا ہو تو تیار ہو جاؤ، ---- معاذ نے واش روم کی طرف جاتے ہوئے حکم صادر کیا

کیوں۔؟ منال جو اسکے آنے سے اٹھ کھڑی ہوئی تھی

حیرت سے پوچھنے لگی

آج آسکو میرے تیار ہونے کا خیال کیسے آگیا وہ دل ہی دل میں سوچنے لگی

کچھ دیر میں وہ نہا کے نکلا تو اسکو وہیں بیٹھے دیکھا تو اسے غصہ تو بہت آیا مگر برداشت کرگیا

بلیک جینز میں اسکائی بلو شرٹ پہنے وہ بہت ڈیشنگ لگ رہا تھا اللہ بلیک بال جو ماتھے پہ آتے تھے جنہیں وہ بار بار تین انگلیوں سے پیچھے کرتا تھا

منال نے پہلی بار آسکو جینز شرٹ پہنے دیکھا تھا

اسے ٹوٹ کے پیار آیا اپنے کھڑوس ہسبنڈ پہ۔۔۔

میں تمہیں ریڈی رہنے کو بولا تھا اور تم اپنی جگہ سے ہلی بھی نہیں۔۔؟ معاذ نے اسکا گھورنا نظر انداز کر کے پوچھا۔۔۔۔۔

’آپ نے تیار رہنے کو بولا بٹ یہ نہیں بتایا کہ کس لیے؟‘

وہ الماری کی طرف جاتے ہوئے بولی

میں کراچی جا رہا ہوں کسی کام سے تم یہاں اکیلی کیسے رہو گی اسلئے تم بھی ساتھ چلو
وہاں مل لو گی سب سے

معاذ آئیے کے سامنے کھڑا اپنے بالوں کو برش کرتے ہوئے بولا

کیا کراچی۔؟ منال کو جھٹکا لگا۔۔۔

معاذ نے اسے حیرت سے دیکھا۔۔۔

ہاں کراچی۔۔۔ وہ کراچی پہ زور دیکر بولا۔۔ ایک تو اس لڑکی کے نخرے نہیں ختم ہوتے

وہ بڑبڑایا

مہ مہ مگر مجھے نہیں جانا کراچی وہ ہکلائی۔۔۔۔۔

وہاٹ۔۔۔۔۔ معاذ پلٹا آخر تمہارا پر اہلم کیا ہے ہاں ہر بات میں ڈراما کرنا ضروری ہے؟؟؟

وہ سو فے پہ بیٹھ کہ اپنی شو لیس باندھتے ہوئے بولا

میں نہیں جاؤں گی۔۔۔

وہ بھی اس کے پاس بیٹھ گئی

میں نے تو سنا تھا لڑکیاں میکے جانے کو مری جاتی ہیں یہاں تو گنگا ہی الٹی بہ رہی ہے

وہ تنز کر رہا تھا اسکی حالت سے بیخبر ---

اسنے لاکھ آنسوؤں پہ بندھ باندھنے چاہیے مگر میکے کہ نام پہ سارے بندھ ٹوٹ گئے
معاذ نے یوں اچانک اسے روتے دیکھا تو گھبرا گیا اپنی جگہ سے اٹھا اور اسکے سامنے اکڑوں
بیٹھ گیا کیا ہوا اسے کیوں رو رہی ہو؟ وہ اسکے چہرے سے ہاتھ ہٹاتے ہوئے سخت
حیران تھا

وہ ہنوز روتی رہی اسکے ہاتھ معاذ کے ہاتھوں میں تھے

منال پلیر رونا بند کرو اور بتاؤ کیا بات ہے؟ معاذ بھول گیا تھا کہ وہ کون تھی اور وہ
کس لئے اسے یہاں لایا تھا آج بس اسے منال نظر آرہی تھی باقی سب باتیں پیچھے چلی
گئیں تھیں

معاذ نے اسے شانوں سے پکڑا اور اسکے آنسو اپنی انگلیوں سے صاف کیے ---

معاذ پلیر مجھے نہیں جانا وہاں اس گھر میں دوبارہ میں سب برداشت کر لوں گی کوئی شکایت
نہیں کروں گی آپ سے وہ اپنے ہاتھ جوڑتی ہوئی بولی

او کے او کے ہم نہیں جانگے ڈونٹ وری بٹ یہ رونا تو بند کرو اسنے اسکے جوڑے ہوئے
ہاتھوں کو کھولا اور پھر سے اپنے ہاتھوں میں لیلیا۔۔۔۔۔

معاذ کو سخت حیرت ہو رہی تھی ایک لالہالی سی لڑکی اندر سے اتنی دکھی ہو سکتی ہے
وہ تو سمجھتا تھا کہ وہ بہت ہی بیوقوف ہے مگر یہ کیا اسنے تو اندر سے کتنے دکھ پال رکھے
تھے

اس کی سگی رشتہ داروں نے بھی اس کا خیال نہیں رکھا اور میں میں کیا کرنے جا رہا
تھا تھا اس کو تو اپنے ماں باپ یاد بھی نہیں اور میں اسے اس کی ماں باپ آپ کے
کیے کی سزا دینے جا رہا تھا

اسے اپنے آپ سے شرم آرہی تھی

اس نے تو اپنے پاپا کو دیکھا تھا ان کی شفقت دیکھی تھی لیکن اس نے تو نہ ماں نہ
باپ کسی کو نہیں دیکھا

آج منال کھل کے روئی تھی اور وہ اس کے بار بار پوچھنے پہ اس نے سب کچھ بتا دیا تھا
وہ جو مینکے کا بھرم تھا اسے توڑنا ہی بہتر تھا

معاذ نے منال کو کچھ دیر اکیلے رہنے دیا اور خود باہر نکل گیا وہ بس سوچتا ہی جا رہا تھا تھا
کہ اب وہ کیا کرے کیسے اس معصوم لڑکی سے معافی مانگے۔۔۔۔۔

شام کو کو کو جب گھر آیا تو ملال کچھ ریلیکس تھی اور اور لائن میں پودوں کو پانی دے رہی تھی

منال --- معاذ نے اسے پکارا۔۔۔

میرا دل نے آواز بھی پلٹ کے دیکھا اور پانی کا پائپ نیچے چھوڑا اور دوپٹے سے ہاتھ صاف کرتی آئی

بیٹھو۔۔۔۔۔ معاذ نے لان میں پڑے چتر کی طرف اشارہ کیا اور خود بھی بیٹھ گیا

منال بہت شرمندہ تھی اسے شرمندگی اس بات پہ تھی کہ وہ میکے بھی نہیں جاسکتی
معاذ کیا سوچتا ہوگا۔۔۔۔

۱۱

سنو _ _ _

وہ کافی دیر سے اسے گم سم دیکھتا رہا آخر گلا کنگھارتا ہوا بولا

جی

منال نے سرگوشی میں جواب دیا

مرغے کو بادام کھلانے تھے؟؟

کیا۔ وہ چونکی

معاذ اپنی مسکراہٹ دباتا ہوا بولا 'میں نے جو بادام بھجوائے تھے وہ مرغے کو کھلائے۔؟

آں۔۔۔ ہاں کھلانے تھے اسنے جھوٹ بولا اب کیا بتاتی وہ بادام تو اسنے خود ہی مزے لے

لے کر کھائے تھے (آخر میرا شوہر ہے مرغے کا تھوڑی نہ) اسنے بولا تھا

معاذ مسکرایا وہ اسکی رگ رگ سے واقف تھا وہ جانتا تھا وہ خود ہی کھائے گی تبھی

بھجوائے تھے ہاں البتہ نام مرغے کا لیا تھا

پر مرغے سے زیادہ تو تمہارہ دماغ تیز ہو رہا ہے وہ اسے شرارتی نظروں سے دیکھتا ہوا بولا

فیروزی شرٹ پہ ییلو دوپٹا اس پہ بہت بچ رہا تھا بالوں کی ادھ کھلی چوٹی سے لٹیں اسکے

چہرے کا طواف کر ہی تھیں

منال اسکی نظروں سے پزل ہوئی اور آٹھ کے جانے لگی کہ اچانک معاذ نے اسکا ہاتھ پکڑ لیا

وہ جہاں کی تہاں رہی

جا کہاں رہی ہیں میڈم۔۔۔ ابھی تو بہت سے حساب رہتے ہیں۔۔۔ وہ شرارت سے بولا
منال جلدی سے ہاتھ چھڑاتی اندر بھاگی اف یہ آج کیا ہو گیا ہے اس جن کو اتنا مہربان
کیوں ہو رہا ہے۔؟

اسنے اپنے زور سے دھڑکتے دل ❤️ پہ ہاتھ رکھا

آدھی رات کو کو مینال کی آنکھ کھلی تو اسنے غور کیا فائرنگ کی آوازیں سنائی دیں وہ
جھٹ سے اٹھی اور بیڈ کی طرف آئی تو وہاں پہ معاذ کو نہ پا کر اسکا دل ساکت ہونے لگا
نجانے وہ کیسے بیڈ پہ بیٹھی اسکے ہاتھوں اور پیروں سے جان نکلتی جا رہی تھی۔۔۔
بچپن سے ہی وہ فائرنگ کی آواز سے سخت ڈرتی تھی اسے ڈر کے مارے بخار آجاتا تھا
لیکن آج فائرنگ کے خوف کے ساتھ معاذ کی غیر موجودگی نے اسکا جیسے خون نچوڑ دیا تھا

کافی دیر تک وہ پتھر کی طرح بیٹھی رہی اس سے ہلا جلا نہیں جا رہا تھا
ک اچانک دروازہ کھلا اور معاذ اندر آیا اسکے ہاتھ میں
رائفل تھی معاذ نے ہلکی روشنی میں منال کو بیٹھی ا دیکھا تو ل لائٹ آن کی
منال۔۔۔

اسنے رائفل سائڈ پر رکھی اور اسکی طرف بڑھا
منال اچانک اٹھی اور معاذ کے سینے پہ لکے مارنتے ہوئے چلائی
آپ مجھے مارنا چاہتے ہیں نہ آپ مجھے سے نفرت کرتے ہیں نہ تو ابھی مجھے مار دیں۔۔؟
منال ہزینانی انداز میں چلا رہی تھی معاذ اس اچانک سچویشن سے گھبرا گیا
کیا ہوا منال کچھ تو بولو۔۔۔
وہ اسکے ہاتھ پکڑتے ہوئے بولا

آپ مجھے اس طرح ڈراک مت ماریں آپ اسی لیے مجھے اکیلا چھوڑ کے فائرنگ کرنے
گئے تھے نانا کہ میں مر جاؤں؟ وہ سسکیوں کے بیچ میں مشکل بولی رہی تھی
منال میں کیوں تم سے نفرت کرونگا وہ اسکے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں لے کر بولا

باہر فائرنگ کی آوازیں سنائی دیں تو میں بھی اپنی رائفل لیکر گیا۔۔۔ جب کوئی چور ڈاکو گاؤں میں آتا ہے تو سارے فائرنگ کرتے ہیں خبردار کرنے کے لئے

اور ہم بھی فائز کرتے ہیں ان کو یہ بتانے کے لیے کے ہم بھی جاگ رہے ہیں۔۔۔

وہ اسے پیار سے سمجھا رہا تھا ک اچانک وہ اسکی بانہوں میں جھول گئی۔۔۔۔

منال منال ---- معاذ کے ہاتھ پر پھول گئے

اسے اپنی بانہوں میں اٹھا کے بیڈ پہ لیٹایا

اسکے گال تھپتھپائے منال ہوش میں آؤ منال --- وہ اسے آوازیں دے رہا تھا مگر وہ کوئی
رسپانس نہیں دے رہی تھی

اسنے ڈرائیور کو کال کی شیر علی جلدی سے گاڑی نکالو منال کی طبیعت ٹھیک نہیں
ہمیں ہاسپٹل جانا ہوگا۔۔۔

مگر سرکار اس وقت شہر جانا ٹھیک نہیں۔۔۔۔۔ بکو اس مت کرو جیسا بولا ہے ویسا کرو، وہ غصے سے شیر علی کی بات کاٹتا ہوا بولا

سرکار بیبی کی ساتھ جانا مناسب نہیں آپ سمجھ کیوں نہیں رہے شیر علی اسکی ڈانٹ کو
خاطر میں نہیں لاتے ہوئے بولا وہ اسکے بابا کا خاص ملازم تھا اور ہر بات کا خیال رکھتا تھا
اسکی بات دل کو لگی واقعی وہ منال کہ ساتھ اس وقت نہیں جاسکتا تھا وہ پہلے ہی ڈری
ہوئی تھی اوپر سے ڈاکو۔۔۔

اسے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا

سرکار میں ساقب صاحب کو لیکر آتا ہوں وہ آج ہی آئے ہیں وہ چونکا کیا ساقب بھائی
آے ہوئے ہیں؟

جی سرکار میں ابھی گیا اور ابھی آیا اسنے کال کاٹی

ساقب بھائی ناز بگو کے ہسبنڈ تھے جو ڈاکٹر تھے

وہ منال کے پاس بٹھا اسکے ہاتھ کو اپنے ہاتھوں میں پکڑے مسل رہا تھا منال اٹھ جاؤ

پلیز۔۔۔۔

اسے پکارے جا رہا تھا

اتنے میں سابق بھائی اور حلیمہ خالہ بھی آگئے کیا ہوا معاذ؟ سابق بھائی پوچھنے معاذ نے ان کو سب بتایا وہ چیک کرتے ہوئے بولے گھبرانے کی کوئی بات نہیں ہی بس ڈر کے مارے بیہوش ہوئی ہیں مینے سکون کا انجکشن لگا دیا ہے صبح تک آرام کرنے دو شکریہ بھائی آپ نہ ہوتے تو۔۔

شکریہ کی کوئی بات نہیں یار میری بھابھی ہیں بھائی مسکرائے۔۔۔۔ اور چلے گئے جب کے حلیمہ خالہ نے انکار کر دیا جانے سے

معاذ سابق بھائی کو گاڑی تک چھوڑ کر واپس آیا تو خالہ مسکرائے جارہی تھیں وہ حیران ہوا خالہ آپ کیوں مسکرا رہی ہیں؟ وہ سخت حیرت میں تھا بھلا ہی کون سا موقع تھا مسکرانے کا اسکی جان پہ بنی تھی

ہلکے خوشی کی بات ہے تو خوش بھی نہ ہو بندہ؟

وہ اٹھیں اور معاذ کا ماتھا چوما

خالہ کیا بات کر رہی ہیں آپ مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہا؟

وہ پریشانی سے انہیں دیکھتے ہوئے بولا

بیٹا جی تم باپ بننے والے ہو وہ مسکراتے ہوئے بولیں

معاذ کو جھٹکا لگا

خالہ آپ غلط سمجھ رہی ہیں ایسا کچھ نہیں ہے وہ سختی سے بولا

ایک تو وہ پہلے ہی پریشان تھا اوپر سے خالہ --- اف اسنے اپنے ماتھے سے پسینہ صاف کیا

ایسا ہی ہے ایسی حالت میں چکر بھی آتے رہتے ہیں اور کمزوری سے کبھی بیہوش بھی ہو جاتی ہیں عورتیں ---

میں کل اسے خود لیڈی ڈاکٹر کے پاس لیجاؤنگی

خالہ --- معاذ نے انہیں شانوں سے پکڑا اور سرگوشی میں بولا۔ آپ ایسا کچھ نہیں کرینگے
ایسا کچھ نہیں ہے

وہ نظریں چراتا ان سے کہ رہا تھا جبکہ خالہ کی زبان کنگ ہوئی تھی حیرت سے

معاذ --- خالہ کی آواز بمشکل نکلی ---

خالہ کیا آپ جانتی نہیں کہ اسکے پرنٹس نے کیا کیا تھا میری ماں کے ساتھ؟

وہ جھنجھلا کے بولا

بیٹا۔۔؟۔ کیا کیا اسکے ماں باپ نے؟

میری ماں سائرہ سلطان کی وجہ سے مری اس عورت نے۔۔

۔ معاذ۔۔۔ خالہ نے اسکے منہ پہ ہاتھ رکھ کہ اسے چپ کروایا

ایسا کچھ نہیں تھا تمہاری ماں نے اپنی پسند سے شاہ میر بھائی سے شادی کی تھی خالہ
سرگوشی میں بولے جارہی تھیں

اور اگر ایسا کچھ ہوتا بھی تو کیا تم اسکی سزا اس معصوم کو دو گے؟

تمہارے بابا نے ایسی تربیت تو نہیں کی تھی وہ سخت خفا تھیں،،،،

خالہ میں بہت شرمندہ ہوں میں بہک گیا تھا بدلے کی آگ نے مجھے اندھا کر دیا تھا معاذ
ہاتھوں میں اپنا سر دیے سوئے پہ بیٹھا تھا اسکی آنکھوں میں پشیمانی تھی درد تھا پچھتاوا
تھا۔۔

خالہ کیا خدا مجھے معاف کریگا اچانک وہ پوچھنے لگا

میرے بچے جس کا دل دکھایا ہے پہلے اس سے معافی مانگ خدا اپنے حقوق معاف کر دیتا ہے لیکن اپنے بندوں کے حقوق معاف نہیں کرتا جب تک اسکے بندے راضی نہ ہو جاتے،۔۔۔۔۔ خالہ اسکے سر پہ ہاتھ پھیرتے ہوئے بولیں

معاذ اٹھا اور بیڈ کے قریب گیا وہ کنارے پہ بیٹھا اسے دیکھتا رہا کچھ دیر بیٹھا رہا پھر وضو کرنے نکلا اسے اپنے رب سے بھی معافی مانگنی تھی۔۔۔۔۔

معاذ ساری رات قیام میں گزاری فخر کی اذان ہوئی تو مسجد کو چل دیا نماز سے واپسی پر خالہ چما سکے لیے چائے بنا چکی تھیں

بیٹا چائے پیلو پھر تم بھی آرام کر لو ساری رات نہیں سوئے وہ چائے دیتے ہوئے کہنے لگیں

معاذ کا سر بھی بھاری ہو رہا تھا وہ لیٹا تو آنکھوں کے پوٹے بھاری ہوتے تھے اور سو گیا
معاذ کی آنکھ کھلی تو اسنے جلدی سے ٹائم دیکھا دوپہر کے بارانج رہے تھے

اور منال اب تک سو رہی تھی اسنے اسے غور سے دیکھا وہ گہری سانسیں لے رہی تھی وہ
گہری نیند میں تھی

اسکی نیند سے وہ بخوبی واقف تھا سونا اسکا پسندیدہ مشغلہ تھا وہ مسکرایا اور اسکے بالوں میں انگلیوں سے کنگھی کرنے لگا

منال اٹھو-----

ساقب بھائی نے بولا تھا اگر دیر تک نہ اُٹھے تو خود اٹھا دینا

لیکن وہ اٹھنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی

ساقب نے سائڈ ٹیبل پر سے پانی کا گلاس اٹھایا تھوڑا سا پانی اپنی انگلیوں پہ گرایا اور اسکے چہرے پر چھینٹے مارنے لگا

منال کی پلکوں میں جنبش ہوئی اور اسنے ایک انگڑائی لی اور آنکھیں کھول دیں

منال کیسی طبعیت ہے معاذ نے اسکے گال پہ ہاتھ پھیرا منال بڑے آرام سے لیٹی معاذ کو گھورے جارہی تھی معاذ اسکے بالکل قریب بیٹھا ہوا تھا معاذ کے پرفیوم کی خوشبو

اسنے اپنی سانسوں میں اتاری

منال کچھ تو بولو تم ٹھیک ہونا؟

اب معاذ کو پریشانی ہو رہی تھی

ہاں میں ٹھیک ہوں پر میرا سر کیوں اتنا بھاری ہو گیا ہے؟ وہ اٹھ بیٹھی اور دونوں ہاتھوں سے سر پکڑا

تم اٹھ جاؤ میں چائے منگواتا ہوں سر بھی ٹھیک ہو جائے گا

معاذ نے اسکا ہاتھ پکڑ کر سہارا دیا اور واشروم تک لے گیا تم منہ ہاتھ دھولو میں ابھی آتا ہوں

وہ اسے چھوڑ کہ باہر آیا حلیمہ خالی جاچکی تھیں دلشاد کو کال کی جلدی سے نوری کو بھیجو
آکر چائے بنائے

جی سرکار ابھی بھیجتا ہوں وہ جھٹ سے بولا

معاذ کمرے میں گیا تو منال ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑی بال سلجھا رہی تھی

اوہو پاگل لڑکی چھوڑو یہ سب آرام سے بیٹھ جاؤ کچھ دیر ناشتہ کر لو بعد میں یہ سب کر

لینا وہ اسے شانوں سے پکڑے سو فہ پہ لے آیا۔۔۔۔۔

منال غور سے اسکے حرکات و سکنات دیکھ رہی تھی یہ آج جن کو کیا ہوا وہ دل میں

یولی ---

ہاں ہاں کہو کہ اس جن کو کیا ہوا اور جن کو بھوت کہو کچھ بھی کہہ سکتی ہو میں برا
نہیں مانوں گا معاذ نے اپنے ہاتھ اوپر کیے

کیا مینے ایسا کب کہا منال کا حیرت کے مارے پہلے ہی برا حال تھا اوپر سے معاذ کو پتہ
تھا وہ اسے جن بلاتی ہے ڈر گئی ----

معاذ آپ ٹھیک تو ہیں منال نے اسکا ہاتھ چھوا۔۔۔

معاذ نے اسکا ہاتھ پکڑا ہاں آج ہی ٹھیک ہوا ہوں کبے بیمار تھا، معاذ نے مسکرا کے کہا
اور اسکا ہاتھ اپنے لبوں سے لگایا منال کا دل پسلیوں کو توڑ کہ باہر آنے کو تھا وہ جھٹ
سے اٹھ کر جانے لگی معاذ نے اسکا راسٹا روک لیا

منال اسنے سرگوشی کی مجھے معاف کر دو اسکا چہرہ اپنے ہاتھوں میں لے کر بولا وہ اسکے
بہت قریب تھا منال نے اپنی پلکیں اٹھائیں کس بات کی معافی؟

وہ حیراں ہوئی

ان سب باتوں کے لئے جو میری وجہ سے تمہیں سہنا پڑا وہ دھیرے سے کہتا جا رہا تھا

میرے پاس دولت بہت ہے منال وہ سب تمہارا ہے اور تمہیں اتنی محبت دوں گا کہ تم
کسی اور رشتے سے محبت کی بھیک نہیں مانگنی پڑے

منال سب سن رہی تھی

منال میں تم سے دور نہیں رہ سکتا۔۔۔ آئی لو یو۔۔۔

معاذ نے اسکا چہرہ اوپر کیا تم بھی مجھ سے محبت کرتی ہو؟؟؟ وہ سوالیہ نظروں سے
دیکھ رہا تھا منال نے مسکرا کہ سر جھکایا

اور اثبات میں سر ہلایا

تھینک یو منال۔۔ معاذ بہت خوش تھا

ہم یہاں نہیں رہینگے منال۔ میں تمہیں شہر لے جاؤں گا جس شہر میں رہنا پسند کرو وہاں
رہینگے

معاذ اسکا سر اپنے سینے میں چھپائے ہوئے تھا

مگر مجھے تو یہیں رہنا ہے آپ کے ساتھ وہ الگ ہو کہ بولی

منال سوچ لو وہ شرارتی نظروں سے دیکھتا ہوا بولا

سوچ لیا منال نے بھی دو بدو جواب دیا

یہاں ساگ بنانا پڑیگا وہ بولا

بنالونگی اسنے جواب دیا

یہاں کتے بلیاں تنگ کرینگے -- معاذ بولا

میں عادی ہو جاؤں گی منال بولی

یہاں مرغا بھی سمجھانا ہوگا معاذ نے آبرو آچکا ک اسے دیکھا

کیا؟؟؟ وہ اچھلی نہیں یا تو اس گھر میں مرغا رہے گا یا پھر میں وہ اس سے الگ ہو کے

جانے لگی تو معاذ نے زور کا کہہا لگایا ---

سنو منال وہ زور سے اسے پکارتا اٹھا

میں مرغے کے بغیر رہسکتا ہوں

مگر اپنی بیگم کے بغیر نہیں ---- وہ اسکے پیچھے جانے لگا منال باہر لان میں آکر کھلی ہوا

میں گہری سانس لی یہاں معاذ کی مہک تھی گوری کو اپنا گاؤں پیارا لگنے لگا تھا-----

ختم شد